REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

تحریک جدید نمبر

POSTAL
REGISTRATION
NO. P/GDP-23.

ایڈیٹر:-
مُنیر احمد خادم

نائبین:-
قریشی محمد فضل اللہ،
محمد نسیم خان،

جلد
۴۳
شُمارہ
۴۳، ۴۴

۲۱ و ۲۸ جمادی الاوّل ۱۴۱۵ ہجری   ۲۷ اخاء و ۳ نبوّت ۱۳۷۳ ہش   ۲۷ اکتوبر و ۳ نومبر ۱۹۹۴ ع
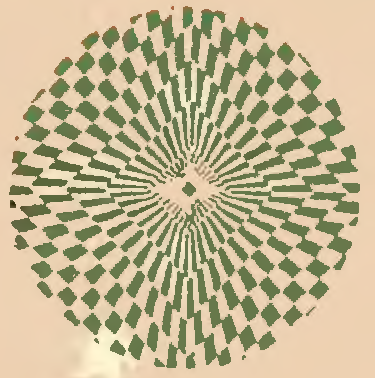
شبیہ مُبارک سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دورِ خلافت: ۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء) بانیٔ تحریکِ جدید

❁ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک آسانی کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔

❁ تحریکِ جدید کو اِس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسّر آجائیں جو اپنے آپ کو خُدا تعالیٰ کے دِین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عُمریں اس کام میں لگا دیں۔

❁ تحریکِ جدید کو اِس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(الفضل جلد ۳۰ شمارہ ۲۸۰)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ اخاء و ۳ نبوت ۱۳۷۳ ہش

اسلامی فتوحات کی کلید۔ تحریک جدید

باوجود غربت و کمزوری کے اموال و نفوس کی قربانی جماعت مومنین کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اس فریضہ کو سب سے بڑھ کر اور نہایت شان کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ادا فرمایا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمْوَالَھُمْ وَ اَنْفُسَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ۔ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کے اموال و نفوس جنت کے عوض میں خرید لئے ہیں۔ درحقیقت یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہی نعمتیں ہیں۔ اگر ہم ان کو خدا کی راہ میں استعمال کریں گے تو اس کی رضا کی جنت حاصل ہو جائے گی۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں قیام شریعت اور احیاء دین کا کام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے جو آپ کی وفات کے بعد خلفاء کرام کے ذریعہ جاری و ساری ہیں۔ اس راہ میں مخالفین و معاندین کی طرف سے نت نئی رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں جس کے نتیجے میں قدم رکنے کی بجائے تیزی سے اٹھنے لگتے ہیں۔

ایسے ہی ۱۹۳۴ء میں مجلس احرار انگریزی حکومت کی پشت پناہی پر جماعت احمدیہ کو ختم کرنے کی تمنا لے کر اٹھی تھی۔ اور احراری لیڈر عطاء اللہ شاہ بخاری نے فخریہ انداز میں دعویٰ کیا کہ "مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو" اور یہ کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایسے نامساعد حالات میں مجلس احرار کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"ہم ان سے کہتے ہیں کہ تم کیا اگر تم دنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو بلا کر بھی اپنے ساتھ لے آؤ پھر بھی تم جیت جاؤ تو ہم جھوٹے اگر ان لوگوں نے ایسا کیا تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس چیز سے ٹکرائے ہیں۔ اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو چکنا چور ہو جائیں گے اگر ہم نے ان پر حملہ کیا تو بھی وہ چکنا چور ہو جائیں گے۔"

دوسری طرف آپ نے احباب جماعت کے سامنے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق "تحریک جدید" کے نام سے ایک تحریک پیش فرمائی جس کے ذریعہ سے اس مخالفت کا منہ توڑ جواب دینا منظور تھا۔ آپ نے ایک وسیع پروگرام جماعت کے سامنے رکھا جو نہایت بابرکت ثابت ہوا جس کی کئی شاخیں تھیں۔ بعض تبلیغ کے ساتھ بعض تربیت اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ ان کے لئے روپیہ مہیا کرنا بھی ضروری تھا۔ اس کے لئے آپ نے فرمایا کہ سادہ زندگی اختیار کی جائے عیش و آسائش کو بکلی چھوڑ کر اپنی ضروریات کو بھی کم سے کم کر دیا جائے۔ اور جس حد تک ممکن ہو بچت کر کے روپے پیسے اکٹھے کئے جائیں تاکہ اشاعت اسلام کے لئے مساجد بنائی جائیں، قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے اشاعت کی جائے۔ اسلام کے خلاف چھپنے والے گندے لٹریچر کا جواب دیا جائے۔ مساجد و مشن ہاؤسز قائم ہوں۔ تعلیمی و رفاہی ادارے بنائے جائیں اور خدا کی توحید و رسالت محمدیہ کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جائے۔ ابتداء میں آپ نے جماعت سے ۲۷ ہزار روپے کی تحریک کی جس کے لئے تین سال کی مدت مقرر فرمائی تاکہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کی داغ بیل ڈالی جا سکے۔ بعض مخلصین جماعت نے سمجھا کہ یہ تحریک ایک سال کے لئے ہے۔ اور اپنی توفیق سے بہت بڑھ کر چندے لکھوا دیئے۔ بعض نے تین تین ماہ کی تنخواہیں لکھوا دیں۔ بعد میں جب ان پر کھلا کہ یہ تحریک تین سال کے لئے ہے تو کسی ایک نے بھی اپنی رقم کو کم نہ کیا۔ پھر بعد میں جب یہ تحریک مستقل نوعیت اختیار کر گئی تب بھی مخلصین

شبیہ مبارک
سیدنا حضرت
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع
ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ
العزیز

آپ نے تحریک جدید کے ساٹھویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ حسب سابق دفتر اوّل کو مضبوط بنانے کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ کی ہے۔ دفتر دوم کی مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری ہوگی اور دفتر سوم لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری میں ہے۔ جہاں تک دفتر چہارم کا تعلق ہے وہ انصار اللہ کے سپرد ہے۔ اور چھوٹے بچے لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہوں گے جو باقاعدہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہیں ان کو چندہ تحریک جدید میں شامل کرنے کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ کی ہوگی۔ اور تمام نومبائعین اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیم کا حصہ ہوں گے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۹۳ء)

اپنے وعدوں کو کم کرنے کی بجائے بڑھاتے ہی چلے گئے۔ پس مخلصین جماعت نے نہ صرف مقررہ ٹارگٹ ہی پورا کیا بلکہ بہت بڑھ کر مالی قربانیاں پیش کر دیں اور اس طرح قادیان سے "مٹائی جانے والی" جماعت ایک ایک کر کے دوسرے ملکوں میں پھیلتی گئی۔ اور اسلامی سنہرے اصولوں و تائید الٰہی کے سبب مقبول ہوتی گئی۔ اور اب تو سال رواں میں مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے ذریعہ خوب کھل کر روشن ہو گیا کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجنے کی بجائے اس کی شہرت کا ڈنکا اکناف عالم میں بجنے لگا ہے۔

اغیار نے ان حقیر چندوں کو جو بعض یکہ بان یا ریڑھی لگانے والے غریب و متوسط گھرانوں کے افراد نے اپنی ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر اپنے امام کے قدموں میں اخلاص و اموال کی صورت میں نچھاور کئے تھے اور اس کے نتیجہ میں جو غیر معمولی ترقیات و فتوحات نصیب ہو رہی ہیں، برطانیہ۔ امریکہ یا دیگر حکومتوں کی کرنسی کی کرامات گردانا۔ دوسری طرف سینکڑوں افراد نے تبلیغ اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں قربان کر دیں۔ اور اپنے اہل و عیال و وطن سے دور خدا کے نام پر ہر چہ بادا باد کہتے ہوئے نکل پڑے۔ تپتے ہوئے صحراؤں میں پہنچے خوفناک جنگل پار کئے۔ مشکل ترین خشکی و تری کے لمبے سفر طے کرتے ہوئے ہر ایسی جگہ کو تلاش کیا جہاں خدا سے اس کی مخلوق منہ موڑے ہوئے تھی۔ اور اپنی انتھک محنتوں سے شجر احمدیت کے بیج بوتے گئے۔ اور آج بفضلہ تعالیٰ ۱۴۳ ممالک میں اس ثمردار درخت کے سائے تلے ہزاروں اقوام آکر آرام پاتی ہیں۔ یہ سب کچھ تحریک جدید کی برکات ہی تو ہیں۔ یہ عالمی تحریک اپنے تمام تقاضوں کے ساتھ جاری رہے گی جب تک اس کے تمام مقاصد پورے نہیں ہو جاتے۔ اور اس کے لئے جانی و مالی قربانیوں کی ضرورت باقی رہے گی اور اس میں حصہ لینے والے افراد اپنا اجر پاتے رہیں گے اور ان کے نام اور قربانیاں ہمیشہ زندہ رہیں گی ـــــ!!

تحریک جدید کے اوّلین مجاہدین کی تعداد پانچ ہزار سے زائد تھی۔ ۱۹۴۴ء میں دفتر دوم کا، ۱۹۶۵ء میں دفتر سوم کا اور ۱۹۸۵ء میں دفتر چہارم کا آغاز ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر اوّل مجلس انصار اللہ،

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۹ پر)

اگر تم اپنے اعمال کو زینت بخشنا چاہتے ہو تو نرمی اختیار کرو

اگر تم بنی نوع انسان سے کٹ گئے تو اللہ تعالیٰ سے کاٹے جاؤ گے

• غصّہ سے بچو • خوشی میں بھی حد اعتدال سے آگے نہ بڑھو • جب اقتدار ملے تو اپنے حق سے زیادہ نہ لو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ مسجد فضل لندن

لندن ۲۸ اکتوبر (ایم۔ٹی۔اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امریکہ و کینیڈا کے اپنے ایک ماہ سے زائد تبلیغی و تربیتی دورے کے بعد بخیر و عافیت لندن تشریف لے آئے اور آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے کامیاب دورے کا مختصراً ذکر کرتے ہوئے امریکہ و کینیڈا کی جماعتوں کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے اپنے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کی شرافتیں آپ کی منتظر ہیں اس لئے نکلیں اور دیوانہ وار خدا کے پیغام پہنچائیں۔ حضور نے فرمایا اس سال دعوت الی اللہ کے تعلق سے جو دگنا ٹارگٹ رکھا گیا ہے اس کے لئے پہلے سے زیادہ محنت کرنی ہوگی، زیادہ وہ ہمسفر تلاش کرنے ہوں گے اور اخلاق حسنہ سے مزین ہونا ہوگا۔ حضور نے فرمایا اس دورہ کے دوران بہت سی شخصیتیں یہاں تک کہ امریکن کانگریس کے سینیٹر بھی اخلاق حسنہ کے نتیجہ میں ہی کھنچے چلے آئے اور میری مصروفیت کے باوجود نیویارک سے تعلق رکھنے والے ایک سینیٹر ٹھہرے رہے اور پھر مجھ سے مل کر گئے۔ حضور نے فرمایا اخلاق حسنہ ہی ہیں جو دعوت الی اللہ کے کاموں کو آسان کر سکتے ہیں اور اس کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے اپنے گذشتہ خطبات جمعہ کے تسلسل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث اخلاق حسنہ کے متعلق بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین اخلاق مومن کے لئے ضروری ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر مومن کو غصہ آئے تو غصہ اس کو باطل کاموں میں اور گناہ میں ملوث نہیں کر سکتا۔ یعنی غصہ کی حالت میں بھی حدود سے آگے نہیں نکلتا اور وہ انسان مومن ہے کہ اگر وہ خوش ہو تو اس کی خوشی اس کو بے ہودہ باتوں پر آمادہ نہیں کرتی اسی طرح تیسری بات یہ بیان فرمائی کہ مومن وہ ہے کہ جب اس کو طاقت و اقتدار نصیب ہوتا ہے تو اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا (معجم الصغیر للطبرانی)

حضور نے فرمایا دنیا میں اکثر فساد غصے کی حالت کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور بعد میں جب ہوش آتا ہے تو نہ صرف یہ کہ سخت پچھتاتے ہیں بلکہ جب ان کو ہوش آتا ہے تو پھر بعض دفعہ وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے غصے کی حالت میں اعتدال میں رہنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی نشانی میں سے بیان فرمایا۔ یہی حال خوشی کا ہے۔ خوشی میں بھی بعض دفعہ انسان غلط حرکتیں کر بیٹھتا ہے اور قرض لے کر بھی کام کر جاتا ہے خرچ کو متوازن نہیں رکھتا۔ اور بعد میں پریشان ہوتا ہے۔ جہاں تک اقتدار کی حالت میں اپنے حق سے زائد نہ لینے کا ارشاد ہے اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کا لازمی نتیجہ ہے انسان ہر چیز کا خدا کو مالک سمجھتا ہے اور جتنا خدا دے اس سے بڑھ کر حصہ نہیں لیتا۔ اور جو لوگ اقتدار کی حالت میں اپنے آپ کو مالک سمجھ بیٹھتے ہیں وہ پھر اپنے حق سے زیادہ بھی لے لیتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ یہ بہت ہی اہم نصیحت ہے اسے جماعت احمدیہ فطرت ثانیہ کی طرح اپنے عادات اور اپنے جذبوں میں داخل کرے تو بہت بڑے مسائل سے ہم کو نجات مل سکتی ہے۔

ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہوتی ہے؟ فرمایا وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے یعنی ان سے نفرت نہیں کرتا بلکہ نرم سلوک کرتا ہے۔ اور ان کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے۔ (ترمذی باب صفۃ القیامۃ)

حضور نے فرمایا کہ اس حدیث میں جہنم کی آگ سے بچنے کا ایک گُر اور راز سمجھا دیا گیا ہے اور طریق یہ ہے کہ لوگوں سے دور نہ رہو حضور نے فرمایا ہر انسان جو ترقی کر کے اوپر کے طبقے میں داخل ہوتا ہے وہ غریب لوگوں سے پھر نفرت کرنے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ امیر لوگ کلیۃً غریب لوگوں سے کٹ جاتے ہیں۔ اور یہ چیز ہمارے روزمرہ کے مزاج میں اس قدر داخل ہو چکی ہے کہ ہم محسوس بھی نہیں کرتے کہ ہم بنی نوع انسان سے کٹ رہے ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم بنی نوع انسان سے کٹ گئے تو اللہ سے کاٹے جاؤ گے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ تو عہدہ یا روپیہ ملنے کے بعد اپنے غریب ماں باپ تک کو بھول جاتے ہیں اور انتہا درجے کے تکبر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو دوزخ کی آگ کو اپنے اوپر حلال کر لیتے ہیں۔

حضور نے فرمایا پانچوں وقت کی نماز مسجد میں ادا کرنا بھی بنی نوع انسان سے ملنے جلنے اور مساوات اختیار کرنے کا عظیم سبق دیتی ہے۔

اس طرح ایک اور حدیث مبارکہ حضور نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت میں نرمی اور رفق پیدا کرنا چاہتے تھے اس لئے آپ نے فرمایا کہ ان الرفق لایکون فی شیئ الا زانہ ولا ینزع من شیئ الا شانہ

یعنی نرمی جس چیز میں داخل ہوتی ہے اسے زینت بخش دیتی ہے اور نرمی جس چیز میں سے نکل جاتی ہے اُس کو عیب دار بنا دیتی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ اگر تم اپنے اعمال کو زینت بخشنا چاہتے ہو تو نرمی اختیار کرو۔ حضور نے فرمایا نرمی اور رفق ہر انسان کے بس کی بات نہیں یہ امور ایک لمبی تربیت کو چاہتے ہیں جن گھروں میں ماں باپ بد کلام ہوں اور بات بات پر جھگڑنے والے ہوں ایسے بچوں میں نہ صرف یہ کہ ان میں نرمی پیدا نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے ماں باپ سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا بعض دفعہ بدکلام ماں باپ کے گھروں میں نرم مزاج بچے ہوتے ہیں لیکن یہ نرمی ان کے اندر رد عمل کے طور پر پیدا ہوتی ہے اور یہ نرمی اخلاق حسنہ میں شامل نہیں ہو سکتی۔ پس کوشش کریں کہ آپ کے تمام کاموں میں ملائمت ہو، نرمی ہو اور کھردرا پن نہ ہو۔

حضور نے فرمایا معاشرے میں پہلے ہی بہت بداخلاقیاں پھیلی ہوئی ہیں لیکن اگر آپ بھی ایسے معاشرے کا حصہ بن جائیں گے تو آپ لوگ جو دوسروں کو اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کے لیے پیدا کئے گئے ہیں نہ صرف اپنے گھروں کو اجاڑیں گے بلکہ دنیا کو اجاڑنے والے بن جائیں گے۔ حضور نے فرمایا نرمی اور پیار و محبت میں وہ کشش ہے جو کشش ثقل کی طرح ایک غالب اور بالا طاقت رکھتی ہے اور اپنی طرف کھینچتی ہے لیکن بدخلق لوگوں کے پاس آنا بھی مصیبت ہوتا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو جب سنا کریں تو عمل کرنے کی نیت سے سنا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

واشنگٹن میں سوا کروڑ روپے سے زائد میں تعمیر ہونے والی امریکہ کی خوبصورت ترین احمدیہ مسجد بیت الرحمن

- حضرت امیر المومنین نے افتتاح فرمایا اور دعا کرائی۔
- امریکہ کی معزز شخصیتوں کے علاوہ کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ کی شرکت اور نیک تمنائیں

واشنگٹن۔ (ایم۔ٹی۔اے) ۱۴؍ اکتوبر بروز جمعہ احمدیہ مسجد واشنگٹن کا عظیم الشان افتتاح عمل میں آیا۔ رسمی افتتاح سے قبل حضور انور نے اس نہایت وسیع خوبصورت اور جاذب نظر مسجد کا افتتاح، اس میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر اور نماز پڑھا کر کیا۔

اسی روز امریکن وقت کے مطابق شام ساڑھے چار بجے مسجد کے افتتاحی پروگرام کے سلسلہ میں مختلف ممالک کی معروف شخصیتیں شریک ہوئیں افتتاح کی تقریب میں شمولیت کے لئے امریکہ و کینیڈا کے نمائندوں کے علاوہ افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک کے نمائندے بھی شامل تھے

افتتاحی تقریب تلاوت قرآن مجید اور اس کے ترجمہ سے شروع ہوئی اس کے بعد حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھا گیا۔

تقریب میں U.S.A کی نامور شخصیتوں اور منسٹرز وغیرہ کے علاوہ کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ نے بھی خطاب کیا انہوں نے کینیڈا کے پرائم منسٹر کی جانب سے مسجد کی تعمیر پر جماعت احمدیہ کو مبارک باد اور نیک تمناؤں کا پیغام دیا۔

اکثر مقررین نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے افراد پر ڈھائے جانے والے مظالم پر سخت نکتہ چینی کی اور اسے انسانیت کے خلاف کلنک قرار دیا۔ اور ان کے علاوہ تقریب سے امریکہ کے نیشنل امیر صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

آخر پر سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا ابھی چند دنوں پہلے ایک احمدیہ مسجد مملکت اسلامیہ پاکستان کی راجد ھانی میں گرائی گئی ہے اور ایک دوسری عظیم الشان مسجد اللہ تعالیٰ نے ہم کو امریکہ میں عطا کر دی ہے جسکی افتتاح کی غرض سے آج ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔

آپ نے فرمایا یہ مسجد ہمیشہ کیلئے خدائے واحد کی عبادت کرنے والوں کیلئے کھلی ہے۔ اور یہ مسجد ہمیشہ ہی بنی نوع انسان کے دلوں کو آپس میں ایک دوسرے سے جوڑنے اور اسلامی تعلیمات کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کا ایک ذریعہ بنی رہے گی۔

آپ نے فرمایا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو صرف مسلمانوں کیلئے نہیں بلکہ "الناس" کا لفظ استعمال فرما کر تمام دنیا کیلئے قرار دیا ہے۔ مسجد نبوی مدینہ میں جب نجران کے عیسائیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہبی تبادلہ خیالات ہو رہا تھا تو آپ نے نجران کے عیسائیوں کو اجازت دی تھی کہ اگر وہ چاہیں تو مسجد نبوی میں ہی اپنی عبادت کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔

اسلامی نعروں کے دوران حضور نے اپنے خطاب کو شروع فرمایا اور ولولہ انگیز اسلامی نعروں کے دوران حضور کی تقریر ختم ہوئی۔ احمدیوں کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے عظیم احسان کے جذبہ سے لبریز تھے۔ اور وہ دل ہی دل میں اس کی عطا یا پر اسکی حمد کے ترانے گا رہے تھے۔ نماز جمعہ کے وقت اور افتتاح کے وقت ہر طرف خوشیوں اور مسکراہٹوں کا ماحول نظر آیا۔

واشنگٹن میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی و تعلیمی مرکز قریباً گیارہ ایکڑ رقبہ پر محیط ہے جس میں یہ شاندار مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ یہ مسجد جس کا نام "مسجد بیت الرحمن" رکھا گیا ہے اس کی زمین ۱۹۸۶ء میں چار لاکھ ڈالر میں خریدی گئی تھی اور اب قریباً چار ملین ڈالر یعنی کم و بیش ایک کروڑ بیس لاکھ ہندوستانی روپوں میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ ساری رقم چندہ کے طور پر احباب جماعت احمدیہ امریکہ نے دی ہے اور قریباً بڑا حصہ اس کی تکمیل کیلئے بیرونی ممالک کے احمدیوں نے بھی چندہ دیا ہے۔

فالحمد للہ علی ذالک
وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

شمالی امریکہ کے ممالک کیلئے

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی ایک شاخ واشنگٹن میں بھی قائم

واشنگٹن ـــ (ایم ٹی اے) جماعت احمدیہ کینیڈا اور امریکہ کے تعاون سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی ایک دوسری شاخ شمالی امریکہ کے ممالک کے لئے جاری کی گئی ہے اس سٹیشن سے شمالی امریکہ کے ممالک کینیڈا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس (U-S-A) اور شمالی میکسکو کا خطہ استفادہ کر سکے گا۔ یہ سیٹلائٹ جو کہ گیلکسی 4 کے نام سے مشہور ہے۔ شروع میں روزانہ تین گھنٹے کے پروگرام نشر کئے جائیں گے چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ اور ملاقات پروگرام لندن سنٹر سے ریلے کئے جایا کریں گے۔

اپریل ۱۹۹۴ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا کی مجلس مشاورت میں شمالی امریکہ کے لئے الگ سے سیٹلائٹ ٹیلی ویژن جاری کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا جس پر ۱۴؍ اکتوبر کو واشنگٹن مسجد کے افتتاح کے روز عمل شروع ہو چکا ہے یہ پروگرام امریکہ کے مشرقی ساحل پر رات ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک اور مغربی ساحل پر ۵ بجے سے ۸ بجے رات تک دکھائے جائیں گے۔

الحمد للہ کہ یہ پروگرام شروع ہو چکے ہیں اور متعلقہ ممالک میں بہت صاف دکھائی دے رہے ہیں جماعت احمدیہ کینیڈا نے ابتدائی طور پر اب تک دو ہزار ڈش انٹینول کے آرڈرز دے دیئے ہیں اور امید ہے جلد ہی امریکہ کینیڈا اور میکسکو کے ہزاروں گھروں تک اسلامی تعلیمات کے پروگرام پہنچ جائیں گے۔

اس سیٹلائٹ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ امریکہ اور کینیڈا میں اس کے پروگرام دیکھنے کے لئے صرف دو فٹ کا ہی ڈش انٹینا کافی ہے جبکہ شمالی میکسکو کے لئے تین فٹ کے ڈش انٹینا کی ضرورت ہوگی

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۴؍ نومبر میں یہ خوشکن خبر بھی دی ہے کہ اب لندن سینٹر سے مشرق بعید کے ممالک انڈونیشیا، آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور فجی وغیرہ کے لئے بھی پروگرام شروع کئے جا چکے ہیں۔

خدا کرے کہ یہ پروگرام بنی نوع انسان کو اسلام کی سنہری تعلیمات کی طرف کھینچ لائیں۔ اور دنیا میں اسلام احمدیت کو عالمگیر غلبہ نصیب ہو۔ آمین

سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دِن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے

تحریکِ جدید کے بیج جو سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے زمانہ میں بکھیرے گئے!

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اِس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹادی جاوے گی۔ اور ہر ایک حق پوش دجّال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجتِ قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور سچّائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جاں فشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذِلّتیں قبول نہ کر لیں۔ **اِسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فِدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔** یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دُوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے رُوبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اِس عاجز کو اصلاحِ خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دُنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعتِ اسلام کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے **ایک شاخ** تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اِس عاجز کے سُپرد کیا گیا اور وہ معارف و دقائق سکھلائے گئے جو اِنسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ رُوح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے۔

دُوسری شاخ اِس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکمِ الٰہی اتمام حجت کی غرض سے جاری ہے۔ اور اب تک بیس ہزار سے کچھ زیادہ اِشتہارات اسلامی حجتوں کو غیر قوموں پر پُورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔

تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشو و نما میں ہے۔ اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دِنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر ان میں سے مُستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے رُوحانی فائدہ پہنچایا گیا اور ان کے مشکلات حل کر دیئے گئے اور اُن کی کمزوری کو دُور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صُورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دِلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہُوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام نبی اس طریق کو ملحوظ رکھتے رہے ہیں۔ اور بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے جو خاص طور بلکہ قلم بند ہو کر شائع کیا گیا باقی جس قدر مقالات انبیاء ہیں وہ اپنے اپنے محل پر تقریروں کی طرح پھیلتے رہے ہیں عام قاعدہ نبیوں کا یہی تھا کہ ایک محل شناس لیکچرار کی طرح ضرورتوں کے وقتوں میں مختلف مجالس اور محافل میں اُن کے حال کے مطابق رُوح سے قوت پاکر تقریریں کرتے تھے۔ مگر نہ اس زمانہ کے متکلّموں کی طرح کہ جن کو اپنی تقریر سے فقط اپنا علمی سرمایہ دِکھلانا منظور ہوتا ہے۔ یا یہ غرض ہوتی ہے کہ اپنی جھُوٹی منطق اور سوفسطائی حجتوں سے کسی سادہ لوح کو اپنے پیچ میں لاویں۔ اور پھر اپنے سے زیادہ جہنّم کے لائق کریں۔ بلکہ انبیاء نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے اُبلتا تھا وہ دوسروں کے دِلوں میں ڈالتے تھے۔ اُن کے کلمات قُدسیہ عین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے۔ اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھ نہیں سُناتے تھے بلکہ ان کو بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کے آفات رُوحانی میں مبتلا پاکر علاج کے طور پر اُن کو نصیحتیں کرتے تھے۔ یا حجج قاطعہ سے اُن کے اوہام کو رفع فرماتے تھے۔ اور اُن کی گفتگو میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے سو یہی قاعدہ یہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے۔ اور واردین اور صادرین کی استعداد کے موافق اور اُن کی ضرورتوں کے لحاظ سے اور اُن کے امراضِ لاحقہ کے خیال سے ہمیشہ بابِ تقریر کھُلا رہتا ہے۔ کیونکہ بُرائی کو نشانہ کے طور پر دیکھ کر اس کے روکنے کے لئے نصائحِ ضروریہ کی تیراندازی کرنا اور بگڑے ہوئے اخلاق کو ایسے عضو کی طرح پاکر جو اپنے محل سے ٹل گیا ہو اپنی حقیقی صورت اور محل پر لانا۔ جیسے یہ علاج بیمار کے رُوبرو ہونے کی حالت میں* کما حقہٗ ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے چندیں ہزار نبی اور رُسول بھیجے اور ان کی شرفِ صُحبت میں مشرّف ہونے کا حکم دیا تا ہر ایک زمانہ کے لوگ چشم دید نمونوں کو پاکر اور اُن کے وجود کو مجسّم کلام الٰہی مشاہدہ کرکے اُن کی اقتداء کے لئے کوشش کریں۔ اگر صحبتِ صالحین میں رہنا واجباتِ دین میں سے نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ اپنے کلام کو بغیر بھیجے رسولوں اور نبیوں کے اَور طور پر بھی نازل کر سکتا تھا۔ یا صرف ابتدائی زمانہ میں ہی رسالت کے امر کو محدود رکھتا اور آئندہ ہمیشہ کے لئے سلسلہ نبوّت اور رسالت اور وحی کا منقطع کر دیتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی عمیق حکمت اور دانائی نے ہرگز ایسا منظور نہیں رکھا اور ضرورت کے وقتوں میں یعنی جب کبھی محبّتِ الٰہی اور خدا پرستی اور تقویٰ طہارت وغیرہ اُمور واجبہ میں فرق آتا رہا ہے مقدّس لوگ خدا تعالیٰ سے وحی پاکر نمونہ کے طور پر دُنیا میں آتے رہے ہیں اور یہ دونوں قضیئے باہم لازم و ملزوم ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کو ہمیشہ کے لئے اصلاحِ خلائق کی طرف توجہ ہے تو یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ایسے لوگ بھی ہمیشہ کے لئے آتے رہیں کہ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص توجہ سے بینائی بخشی ہو۔ اور اپنی مرضیات کی راہ پر ثابت قدم کیا ہو۔ بلاشبہ یہ بات یقینی اور اُمورِ مسلّمہ میں سے ہے کہ یہ مہم عظیم اصلاحِ خلائق کی صرف کاغذوں کے گھوڑے دوڑانے سے رُوبراہ نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے اسی راہ پر قدم مارنا ضروری ہے جس پر قدیم سے خدا تعالیٰ کے پاک نبی مارتے رہے ہیں۔ اور اسلام نے اپنا قدم رکھتے ہی اس مؤثر طریق کو ایسی مضبوطی اور اِستحکام سے رواج دیا ہے کہ اس کی نظیر دوسرے مذہبوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ کون اس جماعت کثیر کا دُوسری جگہ وجود دِکھلا سکتا ہے جو تعداد میں دس ہزار سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اور کمال اعتقاد اور انکسار اور جانفشانی اور پُوری محویت سے سچائی کے حاصل کرنے اور راستی کے سیکھنے کے لئے آستانہ نبوی پر دن رات پڑی رہتی تھی۔ بے شک حضرت موسیٰ کو بھی ایک جماعت ملی تھی۔ مگر وہ کیسی اور کس قدر سرکش اور متمرّد اور رُوحانی صُحبت اور صدقِ قدم سے دُور اور مہجُور رہنے والی تھی اِس بات کو بائبل کے پڑھنے والے اور یہودیوں کی تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے اپنے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی رُوحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوّت کی رُو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہوگئی تھی۔ اور اُن کے روزانہ برتاؤ اور زندگی

* متصور ہے اور کسی حالت میں

اور ظاہر و باطن میں انوارِ نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویریں تھے۔ سو یہ بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جن کے ذریعہ سے محض بُت پرستی کرنے والے کامل خُدا پرستی تک پہنچ گئے اور ہر دم دُنیا میں غرق رہنے والے محبوبِ حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنے خونوں کو بہا دیا۔ یہ دراصل ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا۔ سو اسی بناء پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور اُن پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اِس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق اُن کو عطا ہو جو اِس عاجز کو عطا کیا گیا ہے تا اسلام کی روشنی عام طور پر دُنیا میں پھیل جائے۔ اور حقارت اور ذلّت کا سیہ داغ مُسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے۔ اسی کی بشارت دے کر خداوند خدا نے مجھے بھیجا اور کہا کہ بخرام

کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم اُفتاد۔

چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوّے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا بجُز بعض خطوط کے جو فضول یا غیر ضروری سمجھے گئے۔ اور یہ سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔ اور ہر ایک مہینے میں غالباً تین سو سے سات سو یا ہزار تک خطوط کی آمد و رفت کی نوبت پہنچتی ہے۔

پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی مُریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔ چنانچہ اس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا۔ اور جو انکار میں رہے گا اس کے لئے موت در پیش ہے۔ اور فرمایا کہ جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اُس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ اور اُس خداوند خدا نے مجھے بشارت دی کہ مَیں تجھے وفات دُوں گا اور اپنی طرف اُٹھالوں گا۔ مگر تیرے سچے متبعین اور محبین قیامت کے دن تک رہیں گے اور ہمیشہ مُنکرین پر اُنہیں غلبہ رہے گا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۴ تا صفحہ ۳۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف اور تحریکِ جدید

پانچ ہزار مُجاہدین کی عظیم الشان پیشگوئی جو ایمان افروز رنگ میں پوری ہوئی

حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریکِ جدید کے دفتر اوّل کے مُجاہدین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"قاضی اکمل صاحب کا ایک مضمون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی کے متعلق شائع ہوا ہے وہ دراصل ایک پُرانا کشف ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ :-

"کشفی حالت میں اِس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صُورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب مَیں نے اُس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کرتے ہُوئے کہا، مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ مگر وہ چُپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب مَیں نے اُس دوسرے کی طرف رُخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اُسے مَیں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اِس بات کو سُن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی ضرور دیا جائے گا۔ تب مَیں نے دِل میں کہا اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خُدا چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت مَیں نے یہ آیت پڑھی۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ" (ازالہ اوہام)

قاضی صاحب نے لکھا ہے کہ اس رؤیا کے متعلق میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ یہ تحریکِ جدید میں قربانیاں کرنے والوں کے ذریعہ پُورا ہو رہا ہے۔ چنانچہ مَیں نے منشی برکت علی خان فنانشل سکرٹری سے پوچھا تحریکِ جدید میں حصہ لینے والوں کی کس قدر تعداد ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ پانچ ہزار چار سو بائیس۔ چونکہ ہر جماعت میں کچھ نہ کچھ نادہند ہوتے ہیں۔ اگر ان کو نکال دیا جائے تو پانچ ہزار تعداد بنتی ہے۔ علاوہ ازیں کسُور بالعموم اعداد میں شمار نہیں کئے جاتے۔ پس پانچ ہزار چار سو۔ دراصل پانچ ہزار ہی ہے۔ لیکن اگر کسُور کو شامل کر لیا جائے تو مَیں نے بتایا ہے کہ کچھ نہ کچھ ایسے لوگوں کی تعداد بھی ہوتی ہے جو وعدہ تو کرتے ہیں مگر اُسے پُورا نہیں کرتے۔ پس ایسے نادہندہ اگر اس تعداد سے نکال دیئے جائیں تو پانچ ہزار ہی رہ جاتے ہیں جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا۔

مجھے خود بھی دو تین سال ہوتے یہی خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی "تحریکِ جدید" میں حصہ لینے والوں پر چسپاں ہوتی ہے۔ ان دنوں مَیں نے چودھری برکت علی خان کو ایک دفعہ بُلا کر پُوچھا بھی کہ اس "تحریکِ جدید" میں حصہ لینے والوں کی تعداد کتنی ہے تو انہوں نے کہا کہ مَیں زبانی نہیں بتا سکتا۔ دیکھ کر بتا دوں گا۔ مَیں نے کہا اندازاً آپ بتائیں۔ انہوں نے اس وقت بتایا کہ شاید سات ہزار کے قریب ہے۔ اُن کے اس جواب سے میرے ذہن میں جو خیال تھا کہ شاید "تحریکِ جدید" میں حصہ لینے والے پانچ ہزار ہوں۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف اسی کے متعلق ہو۔

تحریکِ جدید (دفتر اوّل) میں حصہ لینے والے پانچ ہزار مجاہدین

(علاقہ وار)

نام علاقہ	تعداد	نام علاقہ	تعداد	نام علاقہ	تعداد
قادیان	۱۱۱	منٹگمری	۱۲۶	بنگال	۹۸
گورداسپور	۱۸۳	فیروز پور	۱۲۷	سرگودھا	۱۹۳
سیالکوٹ	۳۲۹	جالندھر	۷۷	گجرات	۲۳۱
امرتسر	۸۲	ہوشیار پور	۸۴	جہلم	۵۹
لاہور	۲۹۶	لدھیانہ	۴۶	راولپنڈی	۵۵
شیخوپورہ	۱۳۵	جموں کشمیر	۷۲	ریاست ہائے	۸۸
گوجرانوالہ	۱۵۳	رہتک	۲۸	انبالہ	۴۸
لائل پور	۱۴۹	سندھ	۲۷۲	شملہ	۴۷
جھنگ	۳۱	بہاول پور	۴۹	دہلی	۷۵
کیمل پور	۱۵	کوئٹہ	۴۰	دکن	۱۹۸
ڈیرہ غازی خاں	۳۳	مسقط	۲۰	برما	۳۳
سرحد	۲۱۷	یو۔پی، سی پی	۳۰۰	مالابار	۱۴
ملتان	۱۱۳	بہار۔ اُڑیسہ	۱۳۸	بیرونِ ہند	۲۲۷
				میزان :	۵۴۲۲

تحریک جدید کی اغراض و مقاصد

بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کے مبارک ارشادات

تحریک جدید کی تعریف

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے، ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریکِ جدید ہے۔

تحریک جدید کا مطلب

"تحریکِ جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے ... اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرزِ زندگی کی بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی طرزِ زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے"۔

(خطبہ جمعہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء الفضل جلد ۳۱ نمبر ۱۲۳)

تحریک جدید میں شمولیت کیلئے بشاشتِ ایمان کی ضرورت

"جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں اگر کوئی شخص سالہا سال سے قربانیاں کر رہا ہے مگر اس کے اندر بشاشتِ ایمان پیدا نہیں ہوئی تو اس کی روح کو اس کی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا"۔

(خطبہ جمعہ الفضل جلد ۲۶ نمبر ۱۶۰)

تحریک جدید میں مدنظر امور

"تبلیغ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس، خود ہاتھ سے کام کرنا، سنیما کا ترک، غریبوں کی امداد، بورڈنگ تحریک جدید اور ورثہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں اور یہ تمام ایسی باتیں ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔ بعض تو موجودہ صورت میں بھی ہر وقت قابلِ عمل رہیں گی اور انہیں کسی صورت میں بھی چھوڑا نہیں جا سکتا لیکن بعض میں حالات کے ماتحت کچھ تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔

(خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۳۸ء الفضل جلد ۲۶ نمبر ۲۷۱)

مطالبات کا خلاصہ

ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا۔ خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے یہ کہ جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید قائم کرنا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت اپریل ۳۹ء صفحہ ۳)

تحریک جدید کی غرض

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے ... اس کے لئے میں آپ لوگوں سے ایسی بھی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا اور ممکن ہے پہلے وہ معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی جائیں اس لئے ہر گوشہ کے احمدی اس کے لئے تیار رہیں اور جب آواز آئے تو فوراً لبیک کہیں۔ ممکن ہے میری دعوت پہلے اختیاری ہو یعنی جو چاہے شامل ہو۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ جس قدر میرا مطالبہ ہوگا اس سے کم طاقت خرچ نہ ہوگی اور جماعت کا ہر شخص قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ (خطبہ جمعہ ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء)

اور پھر فرمایا کہ:-

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت، سنیما سے بچنے کی نصیحت، اور سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اسی لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ بن جائے جب تک جماعت کے افراد ایک حد تک تکلیفیں برداشت کرنے کے عادی نہ ہوں گے اس وقت تک وہ کسی بڑی قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے ہر اونچی سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پہلے نیچے کی سیڑھی پر قدم رکھنا ضروری ہوتا ہے ... تم یہ تو کر سکتے ہو کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ باقی ساری جماعت عیش کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجے کی قربانی کر رہے ہوں۔ اگر تم ایسا خیال کرو تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی کٹھے پر آم کا پیوند لگا دے یا آم پر مالٹے کا پیوند لگا دے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر آگ میں کود نے کے لئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی جماعت کو تنور کے پاس لاکر بٹھانا ہوگا۔ اگر ساری جماعت تنور کے پاس بیٹھی ہوگی اور اس کی گرمی سے

جلس رہی ہوگی تو چند لوگ ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو اس تنور میں کود پڑیں اور حکم ملنے پر آگ میں چھلانگ لگا دیں مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ ساری جماعت تو باغ میں آرام کر رہی ہو اور کچھ لوگ آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں ...

پس جہاں تک تحریک جدید کی غرض جماعت کے اندر سادہ زندگی کی رُوح پیدا کرنا اسلامی تمدن کا صحیح شعور پیدا کرنا ہے وہاں تحریک جدید کی ایک اہم ترین غرض یہ بھی ہے کہ سب قوموں کو تنور کے پاس لاکر بٹھا دیا جائے تاکہ ضرورت پر اس میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے جائیں جو حکم کے ملتے ہی اس تنور میں کود جائیں اور اپنی جان کو سلسلہ اور اسلام کے لئے قربان کر دیں۔ اگر سب لوگ تنور کے ارد گرد نہیں بیٹھیں گے تو چند لوگ بھی تنور کے اندر کودنے کے لئے میسّر نہیں آسکیں گے یہ خدائی قانون ہے جو قوم کی ترقی کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے اس کے زوال کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے، خوشی میں بھی جاری رہتا ہے اور غمی میں بھی جاری رہتا ہے کہ جب لوگ کسی کو کوئی بڑا کام کرتا دیکھتے ہیں تو انہیں اس سے اُنس پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت ان کے دلوں میں ایسا جوش پیدا ہوتا ہے کہ ان کی کمزوریاں چھپ جاتی ہیں، ان کی بے استقلالی جاتی رہتی ہے اور وہ بھی بڑے سے بڑے کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ... جب قربانی کا وقت آئے گا اس وقت یہ سوال نہیں رہے گا کہ کوئی مبلغ کب واپس آئے گا؟ اس وقت واپسی کا سوال بالکل مٹ ہوگا ... جب تک ہر ملک اور علاقہ میں عبداللطیف پیدا نہیں ہو جاتے اس وقت تک احمدیت کا رُعب پیدا نہیں ہو سکتا۔"

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ "تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی، میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

نیز حضور رضؓ نے فرمایا کہ :-

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے۔" (خطبہ جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء)

جماعتِ احمدیہ کا فرض

"ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مدّنظر رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بغیر قربانیوں کے اور بغیر منہاجِ نبوت پر چلنے کے دُنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو ان سے زیادہ پاگل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

(تقریر حضرت امیر المؤمنین در مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۸ء
رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۱۳۱)

پھر حضور رضؓ فرماتے ہیں :-

"یہ باتیں ایسی ہیں کہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اور اپنے دوستوں، اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اُٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور میں اس کے لئے تیار ہوں ایک عورت سے اگر پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔"

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی در مجلس مشاورت اپریل ۱۹۳۸ء)

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیّت

"گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا ... میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

پھر حضور فرماتے ہیں :-

"ہم تو جب کبھی کوئی بات کہیں گے محبّت اور پیار سے ہی کہیں گے اور اگر اس سے کوئی استدلال کرتا ہے کہ حکم نہیں تو اُسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے اور نہ ہی ہم ایسے احکام کے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے اور یہ نہ دیکھے کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے یا نہیں بلکہ صرف یہ دیکھے کہ جس سے پیار ہے اس کی بات کو ماننا ضروری ہے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنا لازمی ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۰ء الفضل جلد ۲۸ نمبر ۲۹۰)

عہدیدارانِ تحریک جدید

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سکرٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سکرٹری سست ہوگا اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

کمزور ایمان والوں کو انتباہ

"تحریک جدید کے مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکا نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر لیتے ہو کہ خدا کو دھوکا دے لوگے! یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریک جدید کا آغاز کیا اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اس قسم کے کمزور لوگوں کو جو احمدیت میں رہ کر جماعت کو بدنام کرتے ہیں زیادہ مہلت نہیں دی جا سکتی۔ میں جماعت کو اس طرف لا رہا ہوں غرض تحریک جدید کے دوسرے دور میں جو سکیم نافذ کی جانے والی ہے وہ نہایت ہی اہم ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء الفضل جلد ۲۵ نمبر ۲۷۸)

تحریکِ وقفِ نَو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "وقفِ نَو" کی مبارک تحریک ۱۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو جاری کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ تحریک میں اس لئے کر رہا ہوں کہ آئندہ صدی میں واقفین بچوں کی ایک عظیم الشان فوج ساری دنیا سے آزاد اور محمد رسول اللہ کے خدا کی غلام بن کر اگلی صدی میں داخل ہو رہی ہو اور ہم چھوٹے بچے بڑے خدا کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۷ء)

-(۲)-

واقفین نَو کے متعلق والدین کی ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"جو واقفین نَو کی فوج ہے اس پر آئندہ بیس سال تک بہت بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ اور اس پہلو سے میں جماعت کے اس حصے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے وقفِ نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریک جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں۔ اور بہت کوشش کر کے ان واقفین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے تیار کرنا شروع کریں۔ بچے تیار کرنا خدا کی خاطر، اس سے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے جتنا عید پر قربانی کے لئے لوگ جانور تیار کرتے ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے ملک میں تو یہ رواج ہے کہ بعض لوگ دوسری نیکیاں کچھ کریں یا نہ کریں نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں لیکن عید کی قربانی کے لئے مینڈھا بڑے پیار سے پالتے ہیں اور بہت بہت اس پر خرچ کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسے مزدور بھی ہیں جو اپنے بچوں کا پیٹ پوری طرح پال نہیں سکتے لیکن اپنے مینڈھے کو چنے ضرور کھلائیں گے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے پیش کرنا ہے اور پھر آگے سجاتے ہیں اور اس پر کئی قسم کے زیور ڈالتے ہیں، پھول چڑھاتے ہیں اس کو مختلف رنگ میں رنگ دیتے ہیں اور جب وہ قربانی کے لئے لے کر جاتے ہیں تو بہت ہی سجا کر جس طرح دلہن جا رہی ہو اس طرح وہ سجا کر لے جاتے ہیں۔

یہ بچے قربانی کے مینڈھے سے بہت زیادہ عظمت رکھتے ہیں اور ان کے ماں باپ کو اس سے بہت زیادہ محبت سے ان کو خدا کے حضور پیش کرنا چاہیئے۔ جتنی محبت سے خدا کی راہ میں بکرا ذبح کرنے والا اس کی تیاری کرتا ہے یا مینڈھے کی تیاری کرتا ہے۔

-(۳)-

"ان کا زیور کیا ہے وہ تقویٰ ہے تقویٰ ہی سے یہ سجائے جائیں گے اس لئے سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ان واقفین نَو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جن کے نتیجے میں ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہونے لگ جائیں۔ پوری توجہ ان پر اس طرح دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جا رہا ہو اور اس طرح ان کے دل میں تقویٰ بھر دیں کہ پھر یہ آپ کے ہاتھوں میں کھیلنے کی بجائے براہ راست خدا کے ہاتھوں میں کھیلنے لگیں اور جس طرح ایک چیز دوسرے کے سپرد کر دی جاتی ہے تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے آپ یہ بچے شروع ہی سے خدا کے سپرد کر سکتے ہیں اور درمیان کے سارے واسطے اور سارے مراحل ہٹ جائیں گے رسمی طور پر تحریک جدید بیچ میں واسطہ رہے گا اور نظام جماعت سے بھی واسطہ رہے گا مگر فی الحقیقت بچپن ہی سے جو بچے آپ خدا کی گود میں لا ڈالیں گے خدا خود ان کو سنبھالتا ہے اور خود ہی ان کا انتظام فرماتا ہے، خود ہی ان کی نگہداشت کرتا ہے۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدا نے نگہداشت فرمائی۔ آپ لکھتے ہیں:-

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار"

-(۴)-

"بچپن ہی سے بچوں کو سنبھالیں گے تو وہ سنبھالے جائیں گے جب غلط روش پر بڑے ہو گئے تو اس غلط روش کو بعد میں درست کرنا بہت ہی محنت کا اور جان جوکھوں کا کام بن جاتا ہے یہ وقت ہے کہ جب یہ نرم کونپلیں ہیں اس وقت ان کو جس ڈھب پر چاہیں یہ چل سکتے ہیں اس وقت ان کی طرف توجہ کریں اور اس وقت ان کو سنبھالیں اور ساری دنیا میں ہر واقفِ نَو کی زندگی پر جماعت کے نظام کی نظر رہنی چاہیئے اور ان کے والدین سے رابطے ہونے چاہئیں اور ان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ہم ایک زندہ نظام کے ساتھ ہیں جس کے ذریعے خدا کی تقدیر کارفرما ہے۔ یہ احساس بہت ضروری ہے یہ احساس تبھی پیدا ہو گا جب تحریک جدید کا مرکزی نظام ان لوگوں سے فعال اور زندہ رابطے رکھے گا اور خبریں لے گا کہ بتاؤ اس بچے کا کیا حال ہے جو تم نے خدا کے سپرد کیا ہے۔ کتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ تمہارے گھر میں خدا کا ایک مہمان ہے ویسے تو ہم خدا کے ہیں لیکن ایسا مہمان ہے جس کو تم خدا کے لئے تیار کر رہے ہو کیا سوچ رہے ہو کس طرح ان کی پرورش کر رہے ہو ہمیں بتایا کرو۔ ہمیں اس کے حالات سے باخبر رکھو۔ اس کی صحت سے باخبر رکھو اس کے چال ڈھال اس کے انداز سے باخبر رکھو اور باقاعدہ ان کو ہدایتیں دیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ تم اس بچے سے یہ کام لو اور اس بچے سے یہ کام لو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

الحمد للہ تحریک وقفِ نو کا شعبہ بھارت میں تحریک جدید کے تحت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

دفتر کے ریکارڈ پر 500 مجاہدین وقف نو کا اندراج ہو چکا ہے۔ جو پروگرام ہمارے لنڈن اور ربوہ کے شعبہ متعلقہ سے موصول ہو رہے ہیں وہ یہاں کے سیکرٹری صاحبان وقف نو جماعتہائے احمدیہ بھارت میں بھجوا رہے ہیں اور اس کی نگرانی بھی کی جا رہی ہے۔ وباللہ التوفیق

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید

تحریک جدید کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)

(اس لئے)

نہ صرف تحریک جدید کو زندہ رکھا جائے بلکہ اوّلین مجاہدین کے کھاتوں ان کی یادوں اور ان کی قربانیوں کو بھی زندہ رکھا جائے

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ اخاء ۱۳۶۴ ہش (اکتوبر ۱۹۸۵ء) بمقام مسجد فضل لندن کا ملخّص

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات ۲۷۱ تا ۲۷۳ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ سے وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ تک تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان آیات میں مالی قربانی کے متعلق بہت گہرا مضمون ہے۔ اور یہ آیات کئی مرتبہ جماعت کے سامنے پیش کی جاتی رہی ہیں۔ مگر ہر دفعہ ان کے مطالعہ سے ایک نیا مضمون سامنے آتا ہے

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان آیات کی جامع اور بصیرت افروز تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں دکھاوے کے طور پر خرچ کرنے والوں کا بھی ذکر ہے اور خدا تعالیٰ یہ بھی بتا رہا ہے کہ میں ہر خرچ کرنے والے کی نیت کو دیکھ رہا ہوں چونکہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اس لئے اس کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی قربانیاں ضائع نہیں ہوتیں ان آیات میں یہ انذار بھی کیا گیا ہے کہ اگر خیالات میں کوئی رخنہ ہو تو پھر ایسے خرچ کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ ظلم کے لئے کسی کی نصرت نہیں کرتا۔

فرمایا۔ اس میں حسن کا پہلو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پیغام کا اعلان فرمایا وہ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کا اعلان تھا اور اس کے نتیجہ میں پھر انصاری الی اللہ ہی پیدا ہوئے۔

فرمایا۔ یہ بھی خیال آسکتا ہے کہ بعض اوقات بڑی جگہوں پر خرچ کرنے کے لئے بھی تحریکات ہوتی ہیں اور ان پر لبیک بھی کہا جاتا ہے ایسی تحریکات پر لبیک کہنے والے محض اپنی نمائش اور ریاکاری کے لئے ایسا کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں برائیاں پھیلتی ہیں اور سارا معاشرہ گندہ ہوتا ہے اور پھر لوگوں میں حرام مال کے لئے طلب بڑھتی ہے لیکن جو اموال نیک مقاصد کے لئے طلب کئے جاتے ہیں ان کے نتیجہ میں عجیب ایمان افروز نمونے سامنے آتے ہیں۔ صحابہ جب مال خرچ کرتے تو اس طرح چھپاتے تھے کہ کسی کو علم نہ ہو۔ مگر قومی لحاظ سے ان کو ظاہر کرنا ضروری ہوتا تھا تاکہ دوسروں کو بھی تحریک ہو چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ظاہر فرما دیتے تھے۔ لیکن انفرادی طور پر صدقات اور نذریں دینے والے ہر ممکن کوشش کرتے تھے کہ کسی پر یہ انفاق فی سبیل اللہ ظاہر نہ ہو چنانچہ وہ راتوں کو چھپ چھپ کر ضرورت مندوں کو رقم دیا کرتے تھے

فرمایا یہ نمونہ صرف نبیوں کی جماعتوں میں ہی نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو فرماتا ہے یُوَفَّ اِلَیْکُمْ تمہیں پورا پورا نہیں بلکہ بھرپور لوٹا دیا جائے گا۔ جو کہ اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ہے خدا تعالیٰ یہ سودا صرف انبیاء کے متبعین کے ساتھ ہی کرتا ہے اس کے علاوہ اس امتیازی شان کو دنیا میں اور کہیں نہیں دیکھا جا سکتا اور آج انہی آیات میں جماعت احمدیہ کی تصویر نظر آ رہی ہے دنیا جو بھی کہے مگر ان آیات میں بنائی گئی تصویر کو جماعت سے چھین نہیں سکتی۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر کچھ دیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو حیرت انگیز طور پر واپس لوٹا دیا اور صرف ان کو ہی نہیں ان کی اولادوں کو بھی بہت کچھ دیا پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے علاوہ اور کوئی ہے ہی نہیں جس میں ان آیات کا مفہوم نظر آتا ہو۔

فرمایا۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی تحریک ۱۹۳۴ء میں فرمائی تھی اس میں اللہ تعالیٰ کا امتیازی سلوک کارفرما رہا۔ اور ہر فرد بشر جو اس میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے علاوہ اس کے اموال میں بہت برکت ڈالتا ہے اور یہ سلسلہ حیرت انگیز طور پر مسلسل آگے ہی بڑھ رہا ہے۔

فرمایا۔ باہر جو چندے بڑھے ہیں۔ وہ بھی تحریک جدید کے بچے ہیں اور باہر کے ممالک میں جو چندے بڑھے ہیں ان ابتدائی چندوں کی برکت سے ہے جو ابتداء میں تحریک جدید میں بڑی قربانیوں اور دعاؤں کے ساتھ دیئے گئے تھے اس لئے قادیان کو بھلانا نہیں چاہیئے کیونکہ یہ وہیں سے شروع ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ تحریک جدید کے بڑے نیرفیض ہیں۔ اس کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی انشاء اللہ اس لئے نہ صرف تحریک جدید کو زندہ رکھا جائے بلکہ اولین قربانی کرنے والوں کے کھاتوں کو زندہ کیا جائے ان کی یادوں اور قربانیوں کو زندہ رکھنا ہے۔ چنانچہ اب جو اطلاع ملی ہے کہ تحریک جدید کے اولین مجاہدوں کے کھاتے جو ان کی وفات کے بعد بند ہو چکے تھے اب امسال مزید ۲۰۰ کھاتے دوبارہ جاری ہو گئے ہیں ان کو ورثاء کو اس طرف توجہ دلائی گئی چنانچہ انہوں نے بخوشی ان کھاتوں کو زندہ کیا ہے۔

فرمایا۔ اب تحریک جدید کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ ایسے مرحومین کے کھاتے جن کے ورثاء کا علم نہیں ان کی فہرستیں اخباروں میں شائع کریں۔ دوسرے ممالک میں ان کو بھجوائیں اور وہاں کے جماعتی اخباروں میں شائع ہوں اور جس اوّلین مجاہد کے کوئی وارث نہیں ان کو ان کی قربانیوں کو زندہ کرنے کو کہا جائے کہ وہ ان کی یادوں کو زندہ کریں ان کی نیکیوں کو زندہ رکھیں بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سابقین بزرگوں کی قربانیوں کا ذکر فرمایا اور اسی طرح آج بھی جو لوگ ان کے نقش قدم پر قربانیاں کر رہے ہیں ان کا ذکر فرمایا اور اسی جہاد میں حصہ لینے والوں کے لئے دعا کا اعلان فرمایا:

خطبہ ثانیہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر چہارم کے آغاز کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ آج سے جو نیا مجاہد تحریک جدید میں شامل ہوگا۔ وہ دفتر چہارم میں شامل ہوگا۔

تحریک جدید اور ذیلی تنظیموں کی ذمہ داری

دفتر اوّل انصار اللہ کی، دفتر دوم خدام الاحمدیہ کی اور دفتر سوم لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری میں ہوگا۔

دفتر چہارم کے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم سے چھوٹی عمر کے بچے لجنہ اماء اللہ کے تحت اور تنظیم اطفال الاحمدیہ میں شامل بچے خدام الاحمدیہ کے تحت ہونگے۔ تمام نومبائعین اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیموں کا حصہ ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵؍ نومبر ۱۹۹۳ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی آیات ۲۶۹ تا ۲۷۴ کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا آج میں تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتا ہوں۔ آج کے اس اعلان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم تحریک جدید کے ساٹھویں سال میں داخل ہو گئے ہیں حضور نے ذیلی تنظیموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ حسب سابق دفتر اوّل کو مضبوط بنانے کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ کی ہے دفتر دوم کی مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری ہوگی اور دفتر سوم لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری میں ہے جہاں تک دفتر چہارم کا تعلق ہے وہ انصار اللہ کے سپرد ہے اس کے ساتھ یہ وضاحت کی جا رہی ہے کہ چھوٹے بچے انصار اللہ کے سپرد ہوں گے اور جو باقاعدہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہیں ان کو چندہ تحریک جدید میں شامل کرنے کی ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ کی ہوگی اور تمام نومبائعین جو اللہ کے فضل کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہو رہے ہیں وہ اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیم کا حصہ ہوں گے حضور نے فرمایا یہ بہت ہی وسیع کام ہے اور بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک تحریک جدید کے مالی بجٹ کا تعلق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اکثر ملکوں کی رپورٹ آچکی ہے اس کے مطابق جماعت احمدیہ عالمگیر کے وعدہ جات سال ۹۳-۱۹۹۲ء میں چار کروڑ پچاسی لاکھ انتالیس ہزار دو صد بیالیس روپے تھے اور وصولی چار کروڑ ستاسی لاکھ اکیس ہزار چار سو پچیس روپے ہوئی۔

حضور نے فرمایا جن ممالک میں ابھی حال ہی میں جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کے متعلق چندہ جات کی وصولی کی پالیسی یہ ہے کہ ان کے مربی حضرات زیادہ شرح پر زور نہ دیں بلکہ حسب توفیق جتنا وہ دیں ان سے وصول کریں آہستہ آہستہ پہلے ان کو چندوں کی عادت ڈالیں اس طرح لازماً ساری دنیا کی جماعتوں کا لازمی چندہ کا بجٹ بن جائے گا اور جہاں تک تحریک جدید کا تعلق ہے اس کے متعلق انہیں سنانا شروع کر دیں آج یہ نئی ہدایت میں دے رہا ہوں اُسے دنیا بھر کی جماعتیں سمجھ لیں کہ جماعت نے تحریک جدید کے لئے جو کم سے کم معیار مقرر کیا ہے اگر ایک نومبائع اس معیار پر چندہ نہیں دے سکتا تو ایک سے زیادہ اشخاص یا ایک پوری فیملی مل کر اس کم سے کم معیار میں شامل ہو جائیں اس طرح نومبائعین بھی چندہ تحریک جدید میں شامل ہو جائیں گے۔

حضور انور نے دنیا بھر میں چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال جماعت احمدیہ پاکستان چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے اعتبار سے اوّل رہی ہے جرمنی کی جماعت دوسرے نمبر پر رہی ہے اور امریکہ چندہ تحریک جدید کے اعتبار سے دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر ہے چوتھے نمبر پر انگلینڈ پانچویں نمبر پر کینیڈا انڈونیشیا چھٹے نمبر پر جاپان ساتویں نمبر پر ماریشس آٹھویں پوزیشن پر ہندوستان نویں نمبر پر ہے سوئٹزرلینڈ دسویں نمبر پر فی کس قربانی کے اعتبار سے سوئٹزرلینڈ دنیا بھر میں پہلے نمبر پر ہے اور یہاں فی کس چندہ تحریک جدید ۱۶۳ پونڈ ہے۔

حضور انور نے براعظم افریقہ کی احمدیہ جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقن ممالک اگرچہ اپنی غربت کی وجہ سے اس فہرست میں شامل نہیں جو میں نے ابھی آپ کو سنائی ہے لیکن اس میں قطعاً افریقن ممالک کا قصور نہیں لیکن جو جذبہ قربانی و ایثار افریقن ممالک میں پایا جاتا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ حضور نے فرمایا افریقہ کے وہ ممالک جو مسلسل مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھا رہے ہیں وہ مالی قربانیوں میں اضافے کے اعتبار سے دنیا بھر میں آگے ہیں اس اعتبار سے زیمبیا کو یہ توفیق ملی ہے کہ مالی قربانیوں میں اپنے اضافے کے اعتبار سے دنیا بھر میں آگے ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے خطبہ جمعہ کے ابتداء میں سورۃ بقرہ کی جن آیات کی تلاوت فرمائی تھی ان کا ترجمہ اور ایمان افروز تفسیر بیان فرمائی حضور انور نے انفاق فی سبیل اللہ پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کو مالی قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ آگے قدم رکھنے کی تلقین فرمائی حضور نے فرمایا شیطان مالی قربانی کرنے والوں کے دماغوں میں فقر یعنی غربت کا وسوسہ ڈالتا ہے۔ اور انہیں خدا کی راہ میں مالی قربانی سے روک کر فحشاء کی تلقین کرتا ہے۔ زندگی کے جائز و ناجائز مزے لوٹنے کی طرف اکساتا ہے لیکن اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں سے ایک طرف تو مغفرت کا وعدہ کرتا ہے دوسرے ان سے یہ وعدہ فرماتا ہے کہ مالی قربانیاں کرنے والے مالی اعتبار سے کبھی ضائع نہیں ہوتے بلکہ اللہ اپنے فضل سے انہیں فراخی رزق عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی راہ میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے، اپنے جذبہ اخلاص کو بڑھانے اور اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(بدر ۱۱؍ نومبر ۱۹۹۳ء)

نوٹ: حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍ نومبر ۱۹۹۳ء میں اس کی ترمیم کرتے ہوئے اطفال الاحمدیہ کی عمر سے چھوٹے بچوں کو لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمانے کا اعلان فرمایا ہے

دورہ انسپکٹر تحریک جدید

یکم نومبر ۱۹۹۴ء سے تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سال سب کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔ انسپکٹران تحریک جدید ماہ نومبر سے بغرض وصولی چندہ تحریک جدید و اضافہ بجٹ درج ذیل صوبہ جات کا دورہ کریں گے۔ خاکسار خود بھی جماعت احمدیہ کلکتہ کا دورہ کر رہا ہے۔ (۱) مکرم عبد الوکیل صاحب ماہ نومبر سے صوبہ آندھرا و کرناٹک کا دورہ کریں گے۔ (۲) مکرم حبیب احمد خادم ماہ نومبر سے صوبہ یو۔پی، بہار و راجستھان کا دورہ کریں گے۔ معین تاریخوں سے جماعتوں کو بعد میں اطلاع کر دی جائے گی۔ جملہ امراء / صدر صاحبان و عہدیداران جماعت سے مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے

وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان

تحریک جدید کی برکات

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے!

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

غالباً ۱۹۳۴ء کا سال تھا جب کہ مجلس احرار نے احمدیت کے خلاف ایک وسیع فتنہ کھڑا کر کے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ایک خطرناک آگ بھڑکا رکھی تھی۔ یہ لوگ بار بار خود مرکز سلسلہ قادیان میں بھی جا کر سلسلہ کے خلاف ہر قسم کا فساد برپا کرنے اور لوگوں میں خطرناک غلط فہمیاں پھیلانے اور حکومت کو بھی جماعت کے خلاف اکسانے میں مصروف تھے۔ ایسے وقت میں ظاہری آنکھوں سے دیکھنے والوں کو یوں نظر آتا تھا کہ گویا احمدیت ایک بہت چھوٹی کمزور سی کشتی ہے جو چاروں طرف سے ہیبتناک طوفان میں گھری ہوئی ہے اور اس کے بچنے کی کوئی اُمید نہیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا ہاتھ جماعت احمدیہ کے سر پر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روح القدس کے ساتھ تائید فرمائی اور آپ نے وحی خفی کے تحت احرار کے فتنہ کے متعلق اعلان فرمایا کہ:-

"میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں"

اس کے ساتھ ہی ظاہری تدبیر کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دل میں ایک نیا نظام بھی القا کیا جو جماعت کی حفاظت اور استحکام اور توسیع کے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا یہ نظام "تحریک جدید" سے موسوم ہے۔ اس نظام کی بہت سی شاخیں تھیں جو بعض تبلیغ کے ساتھ اور بعض تربیت کے ساتھ اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ اور ان سب کاموں کی علاوہ کے لئے ایک خاص چندے کی تحریک کی گئی۔ جو آج کل چندہ تحریک جدید کہلاتا ہے۔ اس چندہ کے ذریعہ جماعت کے استحکام کے تعلق میں بہت سے کام کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس چندے کا سب سے بڑا مصرف بیرونی ممالک میں اسلامی تبلیغ ہے۔ اور آج خدا کے فضل سے یہ تبلیغ اتنی وسیع ہو چکی ہے کہ چوبیس (۲۴) بیرونی ممالک ہیں جن میں اکثر عیسائی اور مشرک ممالک ہیں جو تمسٹھ (۶۳) تبلیغی مرکز اسی چندہ کی بنا پر دن رات اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جن میں ایسے مخلص اور فدائی نوجوان کام کرتے ہیں جنہوں نے اس نظام کے ماتحت اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید کے نظام کے ماتحت بیرونی ممالک میں اس وقت تک بارہ (۱۲) مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور دس (۱۰) مختلف زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی چھپ کر شائع ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جس پر کوئی بڑی سے بڑی قوم اور بڑی سے بڑی اسلامی حکومت بھی بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک چھوٹی سی جماعت کو جس کے اکثر افراد غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اس عظیم الشان کام کی توفیق دی اور اسے پروان چڑھایا۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کے مبارک چندہ سے پاکستان میں ایک وسیع زرعی جائیداد بھی خریدی گئی ہے تاکہ وہ اس کام کے لئے ایک مستقل آمد کا ذریعہ بن سکے۔ چنانچہ تحریک جدید کے بجاری بجٹ میں اس اراضی کی معقول آمد بھی شامل ہوتی ہے۔

شروع شروع میں تحریک جدید کا چندہ عارضی اور وقتی اور محدود قسم کا سمجھا گیا تھا۔ مگر اب اسے خدائی تقدیر کے ماتحت اتنی وسعت حاصل ہو چکی ہے کہ کم از کم جہاں تک اسلام کو بیرونی تبلیغ کا سوال ہے یہ چندہ گویا اس نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور گو یہ چندہ ابھی تک جماعت کے افراد پر لازمی نہیں قرار دیا گیا مگر جماعت کے ہزاروں افراد نے جس خوشی اور للّٰہیت اور قربانی کی روح کے ساتھ اس میں حصہ لیا ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور یہ چندہ جماعت کے دوسرے چندوں کے علاوہ ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں اور علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ جن دوستوں نے تحریک جدید کے چندہ میں دلی اخلاص کے ساتھ حصہ لیا ہے اور اس کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی ہے ان کا نام نہ صرف اس دنیا کے آخری دور تک بلکہ بعد الموت بھی انشاء اللہ تعالیٰ دین کے خاص خدمت گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں بجا طور پر ان پر فخر کریں گی۔

جن بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ وہ ساری دُنیا میں اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ عملاً آزاد دُنیا کا کوئی حصہ بھی ان سے خالی نہیں۔ برطانیہ۔ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ جزائر غرب الہند۔ مغربی جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سویڈن۔ سپین۔ لبنان۔ شام۔ مشرقی افریقہ میں:- کینیا۔ ٹانگانیکا۔ یوگنڈا۔ مغربی افریقہ میں:- نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ اور ماریشس۔ ہندوستان۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ بورنیو وغیرہ میں اسلام کے فدائی مجاہد تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ دن رات اسلام کی مخلصانہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اور قرآن مجید کے تراجم اور مساجد کی تعمیر اور دیگر لٹریچر کی اشاعت اس کے علاوہ ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ وہ کام ہے جس پر آئندہ نسلیں فخر کریں گی۔ اور یہ وہ کام ہے جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے مغربی ممالک میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو رہا ہے بے شک یورپ اور امریکہ میں تعداد کے لحاظ سے ابھی تک نو مسلم تھوڑے ہیں۔ مگر ان ممالک کے خیالات میں اتنا بھاری تغیر پیدا ہو رہا ہے کہ وہ عیسائی ممالک جو آج سے پچیس (۲۵) تیس سال پہلے اسلام کی ہر بات کو اعتراض کی نظر سے دیکھتے تھے اب قدر اور حق جوئی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کا نظریہ جرح و تنقید سے بدل کر قدر شناسی کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ اور افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ کے ممالک میں تو خدا کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے بھی بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ مغربی افریقہ کے ایک کٹر مسیحی نے حال ہی میں یہ لکھا ہے کہ اب مغربی افریقہ میں مسیحیت کو اسلام کے مقابلہ پر فتح اور غلبہ کا خیال چھوڑ دینا چاہئے۔

یہ سب برکات یقیناً خدا کے خاص فضل و رحمت کا ثمرہ ہیں مگر ظاہر میں اس کا ذریعہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس چندہ میں حصہ لیا اور شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور مبارک ہوں گے وہ لوگ جو آئندہ اس چندہ میں حصہ لیں گے اور شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر لیں گے۔

تحریک جدید کے سلسلے میں جو دیگر تربیتی اور تنظیمی اصلاحات ہوئی ہیں ان کے ذکر کو میں اس جگہ ترک کرتا ہوں اور اپنے اس دیباچہ کو اس مختصر سی بات پر ختم کرتا ہوں کہ اس وقت اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے خدا کی زبردست تقدیر حرکت میں ہے۔ اس لئے یہ کام بہرحال ہو کر رہے گا۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے اطلاع پا کر فرمایا ہے اور کیا خوب فرمایا ہے:-

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

۷ رجولائی ۱۹۵۸ء

مرزا بشیر احمد ربوہ

تحریک جدید کے شیریں اثمار

مکرم و محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کلمہ طیبہ کی مثال شجرۂ طیبہ سے دیتے ہوئے اُس کے پھلوں کو اس کی صداقت کا ایک بیّن معیار قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّھَا۔ (ابراہیم ۲۶:۲۵)

یعنی کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال ایک پاک درخت سے دی ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں میں پہنچی ہوئی ہوتی ہیں اور اُس کی صداقت کی روشن دلیل یہ ہے کہ وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے تازہ بتازہ پھل دیتا چلا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں مامور من اللہ کی صداقت کا ایک واضح اور عظیم الشان معیار یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنے شیریں پھل سے ہر وقت اور ہر زمانہ میں دنیا کو متمتع فرماتا ہے اور اس کا یہ شیریں پھل ہر زمانہ میں تازہ بتازہ رہتا ہے اسی معیار صداقت کی روشنی میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔" (فتح اسلام)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کی تائید یافتوں سے ظاہر ہوتے چاہئیں تو مجھے مت قبول کرو لیکن اگر ظاہر ہوتے ہوں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔" (فتح اسلام)

سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے بطل جلیل سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الٰہی منشاء کے مطابق اس پاکیزہ درخت کی ایک شاخ "تحریک جدید" کا اجراء ۱۹۳۴ء میں فرمایا تھا۔ اس وقت احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے اسے نیست و نابود کرنے کے لئے احرار نے ناپاک منصوبے بنائے تھے اور یہ تعلیاں کی جا رہی تھیں کہ احمدیت کے پودے کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔ اور یہاں تک پیشگوئی کی تھی کہ وہ احمدیوں کو اس قدر تنگ کریں گے کہ وہ پانچ سال کے اندر اندر یا تو احمدیت کو چھوڑ دیں گے یا خود بخود مٹ جائیں گے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اس عظیم الشان تحریک، تحریک جدید کے ذریعہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے اور مخالفین کا مقابلہ کرنے کے لئے سینہ سپر ہوئے اور آپ نے نہایت متحدیانہ رنگ میں یہ اعلان فرمایا کہ:۔

"تم سارے مل جاؤ اور دن رات منصوبے کرو اور اپنے منصوبے کمال تک پہنچا دو اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے احمدیت کو مٹانے کے لئے تل جاؤ پھر بھی یاد رکھو کہ تم سب کے سب ذلیل و رسوا ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے تباہ برباد ہو جاؤ گے اور خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دیگا کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اُس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں اُس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو اح کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔"

(الفضل ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء)

آپ نے تحریک جدید کے ذریعہ عظیم مالی جہاد کا اور طرز زندگی کا ایک بہترین لائحہ عمل عطا فرمایا کہ جس پر احباب جماعت نے تن من دھن سے لبیک کہتے ہوئے قربانیاں پیش کیں اور اس کے شیریں اثمار غیر معمولی طور پر عطا ہونے شروع ہو گئے اور دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور مامور زمانہ کی وہ بات من وعن پوری ہو گئی کہ

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

اس شجر کو پھلدار دیکھ کر مولانا ظفر علی خان صاحب جیسے مخالفِ احمدیت کو برا عتراف کرنا پڑا کہ:

"میری حیرت زدہ نگاہیں احمدیت کے اس تناور درخت کو دیکھ رہی ہیں جس کی شاخیں ایک طرف یورپ میں تو دوسری طرف چین اور امریکہ میں نکل گئی ہیں۔ (اخبار زمیندار لاہور)

الٰہی تحریک:۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ تحریک جدید ایک عظیم الشان الٰہی تحریک ہے جو منشاء الٰہی کے مطابق ہی وجود میں آئی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو باوجود نامساعد حالات کے ایسے ایسے عظیم الشان پھل عطا کئے ہیں کہ ان شیریں پھلوں کی داستان ۶۰ سالوں پر محیط ہے مالی اعتبار سے اگر اس تحریک کا جائزہ لیا جائے تو ابتداء میں ساڑھے ستائیس ہزار کے مطالبہ سے شروع ہوئی تھی اور جماعت کے افراد نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کم و بیش ۱½ لاکھ روپے پیش کئے جو ان نامساعد حالات میں ایک گرانقدر رقم تھی۔ آج ساٹھ سال کے قلیل عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کو اس قدر ثمر آور کیا ہے اور اسقدر عظیم الشان برکت عطا کی ہے کہ آج تحریک جدید کا بجٹ ایک کروڑ سے بھی تجاوز کر چکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کی اس خواہش کو بھی پورا فرما دیا ہے جس کا اظہار اپنے تحریک جدید کے پچاس سال پورے ہونے پر فرمایا تھا کہ

"پہلے تو وعدے پچاس سال تک لاکھوں میں ہوتے رہے اب میری خواہش ہے کہ آئندہ سال یہ کروڑ تک پہنچ جائیں اور آئندہ پھر کروڑوں میں باتیں ہوں یہاں تک کہ صدی کے آخر پر جا کر تحریک جدید کا بجٹ اربوں میں پہنچ چکا ہو۔"

شیریں اثمار:۔ گذشتہ ساٹھ سال کے دوران تبلیغ و اشاعت کے میدان میں تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان پھل عطا کئے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اب ۱۴۰ ملکوں میں پھیل چکی ہے اور اسے آج بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے اور اس پر سورج غروب نہیں ہوتا ان میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں منظم اور فعّال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ تحریک جدید کے نظام کے تابع سینکڑوں مبلغین اعلائے کلمۃ اسلام کے لئے دنیا بھر میں دن رات سرگرم عمل ہیں اور ہزاروں لاکھوں سعید روحیں ان کے ذریعہ سے حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہو کر اسلام و احمدیت کے امن بخش جھنڈے تلے روحانی لذت حاصل کر رہی ہیں جس کی ایک جھلک ہم عالمی بیعت کے موقع پر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ دیکھ چکے ہیں دوسری طرف مساجد کی تعمیر، تبلیغی مراکز، مشن ہاؤسز، دینی مدارس سکول و ہسپتال کی تعمیر کی توفیق خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو مل رہی ہے جن کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے جو تحریک جدید کے شیریں اثمار میں سے ہیں ہمارے لئے یہ بات بہت خوشی اور مسرت کا باعث ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے شیریں اثمار میں سے ایک ثمرہ ہے کہ پچاس سے زائد غیر ملکی زبانوں میں قرآن مجید کے ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرما رہے ہیں۔ تحریک جدید کے تحت نیپال، بھوٹان اور مالدیپ میں احمدیہ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیں۔

تحریک جدید حضرت المصلح الموعودؓ کی نظر میں

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (التوبہ: ۱۱۱)

کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے اموال خرید لئے ہیں۔ اور اس کے عوض میں اُن کے لئے جنت مقدر کر دی۔ اللہ تعالیٰ کی رضاء کی جنت حاصل کرنے کا یہ کیسا سستا سودا ہے کہ ایک انسان اسی کا عطا کردہ مال اور اُسی کی عطا کردہ جان اُسی کے راستے میں قربان کر کے اُس کی جنت کا حقدار بن سکتا ہے۔

بہت ہوں گے جو اس نفع بخش سودے کو بطیب خاطر اپنانا چاہیں لیکن انہیں اس کے مواقع نصیب نہ ہوں اور چند وہ بھی ہوں گے۔ جو ایسے نادر مواقع پائیں لیکن پھر بھی گوہر مقصود سے محروم رہ جائیں۔

پس منظر

تحریک جدید اس نفع بخش سودے کا ایک نادر و نایاب موقعہ فراہم کرتی ہے جس میں مالی قربانی کے مواقع بھی میسر ہیں اور وقت کے ذریعہ جان کی قربانی کے مواقع بھی ہوتے ہیں یہ عظیم الشان تحریک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جماعت احمدیہ کے سامنے اُس وقت رکھی جبکہ احراری فتنہ انتہائی تلاطم پر تھا۔ اور اُس وقت کی حکومت کی پشت پناہی کے بل بوتے پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے درخت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کے خواب دیکھے جا رہے تھے۔

غلبۂ اسلام کے اس آسمانی درخت کو کسی انسانی ہاتھوں نے نہیں لگایا تھا نہ ذہنی تدابیر اور انسانی ہاتھوں سے اسکی بربادی ممکن تھی بلکہ یہ خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے اور جس کی جڑیں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے "وصیت" کے نظام کے ذریعہ پاتال تک دراز کر دی تھیں۔ ان گہری جڑوں تک کھاد پہنچانے اور ان کو مضبوط بنانے کے لئے سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۴ء کے پُر آشوب زمانہ میں "تحریک جدید" کی بنیاد رکھی۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید گو وصیت کے بعد آئی ہے اور اس کے لئے پیشرو کی حیثیت میں ہے گویا وہ نظام نو کے مسیح کے لئے ایک ایلیاہ نبی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کا ظہور مسیح موعود کے خلیفہ والے ظہور کے لئے بطور ارہاص کے ہے ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔"

(نظام نو صفحہ ۱۱۱)

الٰہی تحریک — عظیم الشان

تحریک جو "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ بے شک جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کے عہد مبارک میں آپؓ ہی کی زبان سے اس کا اعلان و اجراء ہوا لیکن خود بانیٔ تحریک جدید فرماتے ہیں کہ یہ کوئی انسانی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ تحریک جدید ہے۔

چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے سے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے رکھ دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء)

غرض وغایت

جیسا کہ شروع میں بیان کیا گیا ہے یہ آسمانی تحریک اُس عظیم الشان عالمگیر انقلاب کو اور اُس نظام نو کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے بطور ارہاص کے ہے جس کی بنیاد حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل رکھی اور اسی بنیاد پر اُس نظام نو کی عظیم عمارت تعمیر کرنے کی غرض سے آپ کے روحانی فرزند جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام نے جماعت احمدیہ میں "وصیت" کا نظام جاری فرمایا اسی وصیت کے نظام کو عالمگیر شکل دینے کیلئے حضرت المصلح الموعودؓ نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق تحریک جدید کو جاری فرمایا۔ چنانچہ اسی مبارک تحریک کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے اموال و نفوس کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے چار دانگ عالم میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن مجید کی اشاعت میں مصروف عمل ہیں۔ تثلیث کدوں میں خدائے واحد کی عبادت کے لئے مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ اور دُنیا کے چپہ چپہ پر توحید باری تعالیٰ کے قیام اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائی جا رہی ہے۔

تحریک جدید کے بنیادی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک آسانی و سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمر اسی کام میں لگا دیں تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۶ نومبر ۱۹۴۲ء)

ہر احمدی پر فرض

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس الٰہی تحریک میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا اسے احمدیت میں اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت ...... کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت کا قبول کرنا محض بے کار ہے۔"

(بدر ۲ جنوری ۱۹۵۴ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے جماعت کے ہر فرد اور عورت پر فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔"

(الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۵ء)

حضرت مصلح موعودؓ کی دعا

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے سامنے تحریک جدید کی غرض و غایت اور اہمیت کو مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا اور ہر احمدی کو اس عظیم الشان تحریک میں شامل ہونے کی تحریص و ترغیب دلائی وہاں احباب جماعت کے لئے دُعائیں بھی فرمائی ہیں۔ تاکہ انہیں اس تحریک میں شامل ہونے اور حیثیت کے مطابق حصہ ڈالنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق ملے چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "اگر تمہیں تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کیلئے توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دل کی گرہیں کھول دے۔"

(۲) "اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق دی ہے لیکن تم نے استطاعت کے مطابق حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشت ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔"

(۳) "اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامت اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامت اعمال اور مجبوریاں دور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہر احمدی کو حضرت مصلح موعودؓ کی دُعاؤں کا وارث بننے اور اس عظیم الشان تحریک میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے تاکہ غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آ جائیں اور ہم اپنی زندگیوں میں وہ مبارک دن دیکھ لیں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن ٭

تحریکِ جدید اِلٰہی تحریک ہے

از ۱ - محترمہ حضرت الدین صاحبہ سکندر آباد

۱۹۳۴ء کا سال بڑا پُر آشوب سال تھا۔ اور یہ زمانہ دورِ احمدیت کیلئے بے حد نازک زمانہ تھا۔ اس وقت مخالفت انتہا پر تھی۔ اور جماعت کے مخالفین اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے کہ اس جماعت کو نیست و نابود کر دیں گے۔ ان سب نے متحدہ محاذ جماعت کے خلاف قائم کر کے ایک طرف تو سادہ لوح عوام میں غلط فہمیاں پھیلانی شروع کر دی تھیں اور دوسری طرف حکومتِ انگریزی کے ایک حصہ کی پشت پناہی حاصل کر رہے تھے۔ اس وقت احرار کا فتنہ بھی عروج پر تھا۔ اور یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے بظاہر حالات ایسے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ جماعت کا شیرازہ بکھرنے کو ہے لیکن وہ قادر خدا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی برگزیدہ جماعت کیلئے بڑی غیرت رکھتا تھا وہ اب بھی جماعت کے ساتھ تھا اس کے فضل کا سایہ جماعت احمدیہ کے اولوالعزم خلیفۂ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے سر پر تھا۔ وہ روح القدس کے ذریعہ اس جری خلیفہ کی تائید کر رہا تھا چنانچہ اس وقت آپؓ نے احرار کے فتنہ کے خلاف یہ اعلان فرمایا کہ

"میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔"

اس اعلان کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں وہ سکیم القاء کی جو "تحریکِ جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ پر احباب کرام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"آئندہ جلسہ پر یورپ کی اور امریکہ کی دینی ہمدردی کیلئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید فطرت لوگ اسلام قبول کرنے کیلئے تیار ہو رہے ہیں۔"

حضرت اقدس کی ایک عظیم الشان رویا بھی اس ضمن میں پوری ہوئی۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"۱۸۹۱ء کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے وہ میری اس بات کو سن کر بولا ایک لاکھ نہیں ملے گی۔ مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائیگا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدا تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی۔ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۹۸-۹۷۔ تذکرہ چوتھا ایڈیشن صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸)

پس تحریک جدید بلاشبہ الٰہی تحریک ہے اور ان تدابیر حسنہ میں سے ایک تدبیر ہے جس کی بشارت ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء پر دی تھی۔ نیز جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے "تحریک جدید" کا اعلان فرمایا اور جماعت کے سامنے تبلیغ اسلام کے لئے اپنی جانیں اور اپنے اموال پیش کرنے کا مطالبہ رکھا تو لوگوں نے غزوہ تبوک کی طرح اپنی جان اور مال خدا کے راستہ میں پیش کر دیا۔ چنانچہ پانچ ہزار مجاہدین نے اس جہاد میں حصہ لیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ رویا کے مصداق بنے۔ الحمد للہ

الٰہی تحریک "تحریک جدید" کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے سامنے ایک نیا اور وسیع نظام رکھا جو نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ اس نظام کی کئی شاخیں مقرر کی گئیں جو بعض تبلیغ کیساتھ، بعض تربیت کیساتھ اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں۔ اور ان سب کاموں کو چلانے کیلئے ایک خاص چندے کی تحریک کی گئی جو "چندہ تحریک جدید" کہلاتا ہے۔

تحریکِ جدید کے نظام کے تحت جماعت کی تربیت و اصلاح کا جو کام رکھا گیا اس کیلئے بعض معین اصول مرتب کئے گئے مثلاً

(۱) ایک سے زیادہ کھانا نہ کھاؤ۔ (۲) سینما اور تھیٹر نہ دیکھو (۳) بے کار نہ رہو (۴) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔ (۵) کسی جائز کام کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھو۔ (۶) لباس اور زیورات میں روپیہ ضائع نہ کرو۔ (۷) دینی اور جماعتی ضروریات کیلئے زیادہ سے زیادہ روپیہ بچاؤ (۸) رمضان کے علاوہ بھی روزے رکھو (۹) دعاؤں کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی ترقی میں کوشاں ہو۔ (۱۰) حلف الفضول کی قسم کا معاہدہ کر کے ہم امانت عدل و انصاف قائم کریں گے۔

اور ایک عالم گواہ اور عینی شاہد ہے کہ ان بابرکت اصولوں پر عمل پیرا ہو کر جماعت سادہ زندگی گزارنے اور روحانیت میں ترقی کرنے اور دین کی ضرورت کو دنیا پر مقدم رکھنے کی روش پر چل پڑی جسکے نتیجہ میں آج جماعت کا قدم شاہراہ غلبۂ اسلام پر مسلسل آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے اور جماعت بڑی تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ الحمد للہ

دوسرا حصہ تحریک جدید کے نظام کا تبلیغ اسلام سے تعلق رکھتا تھا چنانچہ اس تحریک کے نتیجہ میں ہندوستان کے علاوہ بیسیوں ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا ایک جال پھیلا دیا گیا۔ آج اس الٰہی تحریک کے نتیجہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود کی یہ خواہش کہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جائیں کہ کوئی آزاد دنیا کا کوئی خطہ ان سے خالی نہ رہا۔ برطانیہ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، جزائر غرب الہند، مغربی جرمنی، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، اسپین، لبنان، شام، مشرقی افریقہ میں کینیا، ٹانگانیکا، یوگنڈا، مغربی افریقہ میں نائیجیریا، غانا، سیرالیون، لائبیریا، ماریشس، ملایا، بورنیو، انڈونیشیا، سنگاپور اور ہندوستان وغیرہ ممالک میں مجاہدین اسلام دن رات تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لا رہے ہیں۔ قرآن کریم کی اشاعت اور مختلف زبانوں میں تراجم وغیرہ کا کام بھی زوروں پر ہے اب تک ۵۰ سے زائد زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں اور مساجد کی تعمیر اور لٹریچر کی اشاعت اس کے علاوہ ہے اور تبلیغ و اشاعت کا کام بفضلہ تعالیٰ روز افزوں ترقی پر ہے اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سعید روحیں حلقہ بگوشِ اسلام ہو رہی ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تحریکِ جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہونگے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ تحریک جدید کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اس روحانی مہم کو تمام اکنافِ عالم میں پھیلانے کیلئے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اسکے القاء سے حضرت مصلح موعودؓ نے نومبر ۱۹۳۴ء سے تحریک جدید کا اجراء کیا تھا۔ دوست جانتے ہیں کہ اس تحریک کے ذریعہ دنیا کے بہت سے ممالک میں عیسائیت کا زبردست اور خوش کن اور کامیاب مقابلہ کیا جا رہا ہے۔"

غرض تحریک جدید وہ الٰہی تحریک ہے جس کے نتیجہ میں ہر دور میں پہلے سے بڑھکر اشاعت اسلام اور تبلیغ دین الٰہی کے کام میں وسعت پیدا ہوتی اور ہو رہی ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم میں سے ہر فرد جو احمدی کہلاتا ہے اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے پہلے سے زیادہ آگے بڑھ کر قربانیاں پیش کرے اور کرتا چلا جائے اور حضرت مسیح پاکؑ کی فوج میں شامل ہو کر رضائے الٰہی حاصل کرے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے تسلسل میں ۱۹۸۹ء تک دنیا کے سو ممالک میں تبلیغی مراکز اور مساجد قائم کرنا چاہتے تھے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سو سے زائد یعنی ۱۳۰ ممالک میں قائم ہو چکے ہیں۔ اور حضور انور نے جماعت کو آگے بڑھنے کے نئے منصوبہ عنایت فرمائے ہیں آئیے ہم اپنے آقا کی اس خواہش کو پورا کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہم بھی وہی قربانیاں پیش کریں جو ہمارے بزرگوں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت مولانا نور الدینؓ نے پیش کی تھیں۔ ہم بھی اس مقصد کو جس کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھیجے گئے تھے پیش نظر رکھ کر آگے بڑھیں اور غلبۂ اسلام کی اس آسمانی مہم میں حصہ دار بنیں تاکہ آئندہ نسلیں ہم پر یہ فخر کر سکیں اور خدا تعالیٰ اور اس کے پاک خلیفہ کے حضور وہ متاع پیش کریں جو تقاضائے وقت ہے اور تقاضۂ تحریک جدید ہے۔

زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

تبلیغی و تربیتی مساعی

لجنہ اماء اللہ کیرلہ کی طرف سے ملیالی رسالہ "النور" کا اجراء

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ کیرلہ کو ملیالی زبان میں سہ ماہی رسالہ "النور" کے اجراء کی توفیق ملی ہے۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صوبائی صدر لجنہ کی رپورٹ کے مطابق ۲۵ ستمبر بروز اتوار لجنہ اماء اللہ کالیکٹ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر محترم کے۔ پی کنجاموصاحب صوبائی امیر کیرلہ نے محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ کو ایک شمارہ دے کر اس رسالہ کی رسم اجراء ادا کی۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے اس نیک اقدام کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ بھارت کی لجنات میں سے کیرلہ کی لجنات کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے رسالہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

یاد رہے کہ اس سے قبل خدام الاحمدیہ کیرلہ کی طرف سے ماہنامہ "الحق"۔ مجلس انصار اللہ کی طرف سے سہ ماہی رسالہ "انصار" شائع ہو رہے ہیں۔ جبکہ گزشتہ ۹۸ سال سے ماہنامہ ستیہ دوتن اور ۲۰ سال سے انگریزی رسالہ "منارٹ" خدمت اسلام اور خدمت بنی نوع انسان کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔

بنگال میں گیارہ صد افراد کا قبول احمدیت

★ دو مساجد کی تعمیر مکمل ★ دو سکول زیر تعمیر

کلکتہ — کلکتہ مشن کی طرف سے موصولہ ایک رپورٹ کے مطابق ماہ ستمبر میں بنگال اور آسام میں گیارہ صد افراد نے احمدیت کو قبول کیا۔ کری پاڑہ اور شلوری گھاٹ میں دو سکولوں کی بنیادیں رکھی گئی ہیں۔ جبکہ شلوری گھاٹ اور سکدنی والا میں دو مساجد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان بیعت کنندگان میں چار علماء کرام بھی ہیں۔

کلکتہ مشن نے حال ہی میں "مکتوب احمدیہ" کے نام سے ایک ماہنامہ بھی شروع کیا ہے۔ اسی طرح مولانا حمید الدین شمس صاحب کی کتاب "ظہور امام مہدی" بیس ہزار کی تعداد میں اور حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کا "وفات مسیح کا چیلنج" پچاس ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔

اسی اثناء میں یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ پھر پھرا شریف کے پیر صاحب نے احمدیوں کو مرتد اور واجب القتل کا فتویٰ دے کر مسلمانوں کو بھڑکانا شروع کر دیا ہے۔ دراصل دلائل کے میدان میں شکست کے بعد ہی ایسے فتوے منظر عام پر آیا کرتے ہیں۔ الحمد للہ کہ محترم امیر صاحب کی زیر نگرانی مبلغین و معلمین کرام نہایت جانفشانی سے میدان تبلیغ میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

شاہجہانپور میں ڈش انٹینا کا افتتاح

شاہجہانپور — ۱۶ ستمبر کو یہاں نماز جمعہ کے بعد احمدیہ مشن ملاؤس میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی نشریات سے استفادہ کے لئے ڈش انٹینا کے افتتاح کی تقریب عمل میں آئی۔ تقریب کی صدارت مکرم حفیظ احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہجہانپور نے کی۔ شیخ علاؤ الدین صاحب مشنری انچارج نے تلاوت کی۔ صدر اجلاس کے خطاب کے بعد مکرم جمیل احمد صاحب ناظر تعلیم نے افتتاح کی رسم کو انجام دیا۔ اس موقع پر صدر جماعت نے مکرم قریشی اسحٰق احمد صاحب حال مقیم امریکہ کے لئے دعائی درخواست کی جنہوں نے ڈش انٹینا کا تحفہ جماعت کو دیا۔

مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔ (ادریس احمد اسلم سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

صوبہ جموں کا پہلا عظیم الشان سالانہ اجتماع

۲۷، ۲۸ اگست کو بمقام چارکوٹ پونچھ صوبہ جموں کی مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع احمدیہ اکیڈمی میں منعقد ہوا۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ نے فرمائی جبکہ اختتامی اجلاس مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجتماع میں علمی و دینی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

اس اجتماع کے لئے مرکز احمدیت قادیان سے محترم غوری صاحب کے ہمراہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ محترم مولانا محمد ایوب ساجد صاحب محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے شرکت کی ان کے علاوہ قادیان سے ۸ خدام بھی شریک اجتماع ہوئے۔ خدام الاحمدیہ بھارت کی نمائندگی مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب مہتمم تحریک جدید نے کی۔ مختلف جماعتوں سے خدام و اطفال باوجود موسم کی خرابی کے اجتماع میں کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر علماء کرام نے خدام و اطفال کو گرانقدر نصائح سے نوازا۔ مکرم عبد المنان صاحب عاجز صوبائی قائد اور خدام نے اجتماع کو کامیاب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

محترم بابو محمد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ نے تمام مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ جماعت احمدیہ چارکوٹ نے تمام مہمانان کے قیام و طعام کا نہایت احسن رنگ میں انتظام کیا تھا۔ (رپورٹ: نذیر احمد مبشر مبلغ انچارج علاقہ پونچھ)

منار (کیرلہ) میں مجالس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۱۵ تا ۱۸ ستمبر ۳ یوم تک منار کی خوشنما وادی میں مجالس خدام الاحمدیہ کیرلہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں کیرلہ کی چالیس سے زائد مجالس کے خدام و اطفال شریک ہوئے جبکہ مجلس انصار کے بزرگ اور لجنہ اماء اللہ کی مستورات نے بھی شریک ہو کر حوصلہ افزائی کی۔

اجتماع کا افتتاح پی پی حسن کویا صاحب صوبائی قائد نے منامیموریل ہال میں کیا۔ صوبائی امیر محترم کنجامو صاحب نے پرچم کشائی کی مکرم احمد سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ ۱۸ ستمبر کو صوبائی قائد صاحب کی ہی زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔

اجتماع میں تلاوت قرآن مجید اور دیگر دینی مقابلہ جات کے ساتھ ساتھ ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔ اسی طرح محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ۔ پروفیسر محمود احمد صاحب، پی محمد کویا صاحب، ٹی کے محمود صاحب عبد الرحمٰن صاحب۔ وی۔ وی عبد اللہ صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر مشاعرہ۔ میجک شو اور ٹیبلو پروگرام بہت دلچسپ رہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ اجتماع سطح سمندر سے پینتالیس سو فٹ بلند منار کی نہایت حسین وادی میں منعقد کیا گیا۔ میلوں میل پہاڑی علاقے پر یہاں چائے کی کاشت ہوتی ہے۔ جو ایک بہت خوبصورت منظر ہے۔ امسال کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اس پہاڑی علاقہ پر نیل کرنجی کا ایک نیلے رنگ کا پھول، جو بارہ سال میں ایک مرتبہ کھلتا ہے کھلا ہوا تھا۔ اسے دیکھنے کے لئے مختلف علاقوں سے سیاح آئے ہوئے تھے۔

اجتماع کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں محترم صوبائی امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ دوران اجتماع مجلس سوال و جواب کا انعقاد بھی کیا گیا۔

ہفتہ تحریک جدید

۵ نومبر تا ۱۲ نومبر ۱۹۹۴ء

جیساکہ احباب کو بخوبی علم ہے کہ تحریک جدید کا سال رواں ۹۴-۱۹۹۳ء ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو چکا ہے اور ماہ نومبر میں عموماً حضور انور خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہیں۔ اس لئے حضور انور کی خدمت میں سابقہ سال کے وعدہ جات اور وصولیوں کی پوزیشن بغرض دعا و ملاحظہ بھجوائی جاتی ہے۔ جیسے حضور انور خصوصی طور پر اپنے خطبہ میں بھی بیان فرماتے ہیں۔ اسی لئے احباب جماعت سے خصوصی طور پر درخواست ہے کہ اپنے وعدہ جات کا جائزہ لے کر اس کی سو فیصد ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔

واضح ہو کہ تحریک جدید حضرت مصلح موعودؓ کی جاری فرمودہ ایک عظیم الشان الٰہی تحریک ہے۔ اور عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے جہاد کبیر اور صدقہ جاریہ ہے۔ اس لئے اس بابرکت تحریک میں ہر فرد جماعت کا شامل ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گذشتہ ۵ نومبر ۱۹۹۳ء کے خطبہ جمعہ میں ذیلی تنظیموں پر بھی یہ اہم ذمہ داری ڈالی ہے کہ ذیلی تنظیموں کی مدد سے جماعت کے ہر طبقہ مرد و زن بچے بوڑھے کو اس الٰہی تحریک میں شامل کیا جائے نیز جماعت میں نئے داخل ہونے والے احباب سے متعلق بھی ہدایت فرمائی کہ انہیں بھی تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل کیا جائے۔

چنانچہ انہی اغراض کے پیش نظر تحریک جدید کے نئے سال کو نئے عزم سے شروع کرنے کے لئے مورخہ ۵ نومبر تا ۱۲ نومبر ہفتہ تحریک جدید منانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ جملہ امراء صدر صاحبان و سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ پورے جوش و خروش عزم اور دعاؤں کے ساتھ اس ہفتہ کا انعقاد کر کے درج ذیل پروگراموں کو کامیاب بنائیں۔

۱۔ ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں جلسہ کا انعقاد کر کے اس بابرکت تحریک کی افادیت و اہمیت اور اس میں شمولیت کی اہمیت کو خلفاء عظام کے ارشادات کی روشنی میں واضح کیا جائے۔

۲۔ ذیلی تنظیمات کی مدد سے جماعت کے ہر فرد کو حتی کہ چھوٹے بچوں کو بھی اس تحریک میں شامل کیا جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ کوئی فرد جماعت اس تحریک میں شامل ہونے سے رہ نہ جائے

۳۔ سلسلہ احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر نمایاں اضافہ کے ساتھ نئے سال کے وعدہ جات لکھوائے جائیں۔ اور اس کی ایک نقل دفتر تحریک جدید کو بھی بھجوائی جائے۔

۴۔ مخیر اور ذی ثروت احباب کو زیادہ سے زیادہ معاونین خصوصی کی فہرست میں شامل کیا جائے جس کی کم از کم شرح ۵۰۰/- روپیہ سے شروع ہو کر اس سے زائد حسب توفیق ہے۔

۵۔ یہ بھی کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ چندہ تحریک جدید سال کے ابتداء میں ہی وصول ہو کہ احباب السابقون الاولون میں شامل ہو سکیں کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے۔

"جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں (چندہ) دیدیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے...... ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جائے جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں۔ وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اس طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور اموال و نفوس میں برکت عطا کرے۔ براہ کرم ہفتہ تحریک جدید کی رپورٹ اور کارکردگی سے دفتر تحریک جدید کو بھی مطلع فرمائیں۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

درخواست دعا: مکرم برادرم پرویز افضل صاحب مقیم کراچی نے حال ہی میں اپنا ایک ذاتی ریئل اسٹیٹ کا کاروبار شروع کیا ہے موصوف اپنے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (حبیب احمد خادم انسپکٹر تحریک جدید)

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۲ ستمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بتفصیل ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:-

(۱)۔ عزیزہ شاہدہ تنویر سلمہا بنت مکرم خورشید احمد صاحب انور نائب ناظر بیت المال (آمد) قادیان کا نکاح عزیزم انیس احمد خان سلمہ ابن مکرم شرافت احمد خان صاحب آف کلکتہ حال مقیم نیو لندن، کنیکٹیکٹ (امریکہ) کے ساتھ مبلغ ۶۵۰۰ روپے حق مہر پر

(۲)۔ عزیزہ راشدہ تنویر سلمہا بنت مکرم خورشید احمد صاحب انور نائب ناظر بیت المال (آمد) قادیان کا نکاح عزیزم محمد فضل اللہ عابد سلمہ ابن مکرم محمد عبدالرشید صاحب آف حیدرآباد (آندھرا) حال مقیم جدہ (سعودی عربیہ) کے ساتھ مبلغ ۵۱۰۰ روپیہ حق مہر پر۔

فریقین کی طرف سے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ ۳۰۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

قارئین بدر سے ہر دو رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)
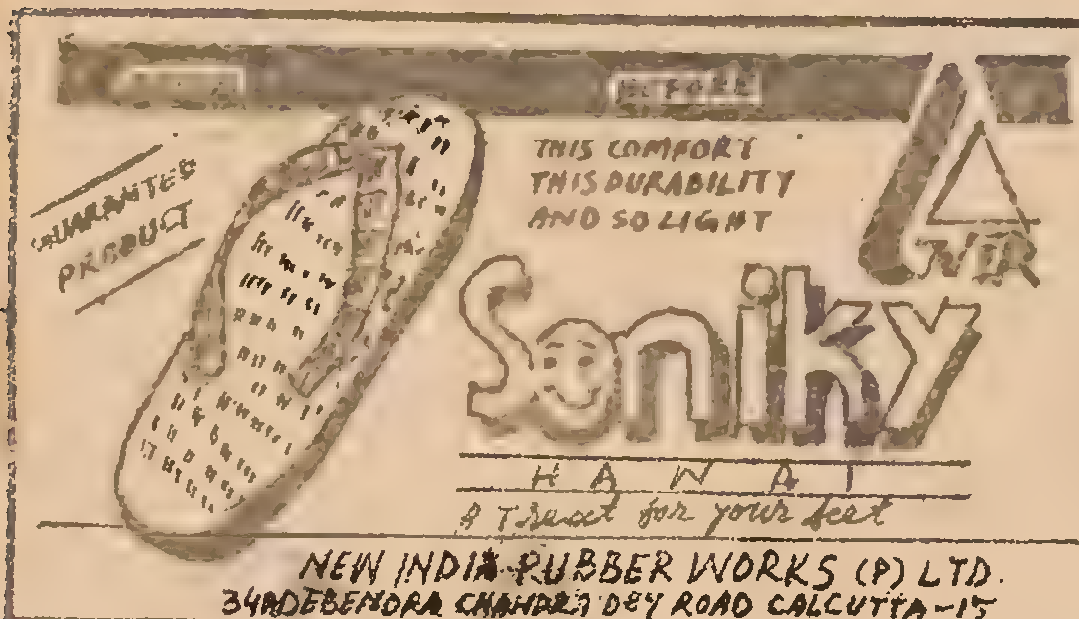
ضروری اعلان

مکرم رفیق احمد صاحب طاہر ابن مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام اور مکرم مشہود احمد ڈار ابن مکرم غلام قادر صاحب ڈار ساکنان قادیان کو ان کی قابل اعتراض حرکات کی وجہ سے بمنظوری حضور انور اخراج از نظام جماعت کی جماعتی تعزیر دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

تصحیح

بدر مجریہ ۲۵ نومبر ۱۹۹۳ء کے صفحہ نمبر ۱۱ کالم نمبر ۴ پر "ایک ایمان افروز واقعہ" کے عنوان کے تحت "پہلی متوقع ولادت" میں "پہلی" لفظ حذف کر دیا جائے۔ اسی عنوان کے تحت صفحہ نمبر ۱۲ پر "والدہ پیر صلاح الدین صاحب" کے حضور سے مخاطب ہونے کا اندراج ہے۔ "والدہ" کی جگہ "اہلیہ پیر صلاح الدین" درست ہے۔ پھر صفحہ نمبر ۱۲ کی کالم ۲ میں سلامت بیگم اور سلیمہ بیگم کے نام کی اصل حقیقت یہ ہے کہ میری اہلیہ کا والدین نے پہلے "پروین" نام رکھا تھا۔ ان کے بڑے بھائی اور بڑی ہمشیرہ کی جلد اوپر تلے وفات ہو جانے کی وجہ سے درازی عمر کے لئے "پروین" سے بدل کر "سلامت بیگم" نام رکھ دیا تھا ان کی شادی کے بعد ایک دفعہ جب وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضور نے سلامت بیگم کے نام کو ناپسند فرماتے ہوئے۔ اہلیہ کا نام سلیمہ بیگم رکھ دیا تھا۔ اس لئے عزیزوں میں سلامت بیگم اور سلیمہ بیگم کچھ عرصہ دونوں نام ہی رائج رہے۔ (مرزا ارشد بیگ، گلشن راوی۔ لاہور)

درخواست دعا: مکرم خورشید عالم صاحب معلم تحریک جدید مقیم نیپال کا بیٹا ارشد ایوب جو تحریک جدید وقف نو میں شامل ہے۔ بیمار رہتا ہے۔ صحت و تندرستی اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مظفر احمد ظفر مبلغ سلسلہ)

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع

قادیان ـ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع نہایت شاندار اور پُر وقار طریق پر ۱۶ ار تا ۱۸ ار ستمبر کو تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے احاطہ میں منعقد ہوا۔

افتتاحی اجلاس بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف قائمقام ناظر اعلیٰ شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد موصوف نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا ازاں بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام کا عہد دہرایا جب کہ اطفال کا عہد قائد مجلس مکرم رشید الدین صاحب پا شا نے دُہرایا۔ بعدہٗ خدام نے ایک ترانہ پیش کیا جس سے حاضرین محظوظ ہوئے اس اجلاس میں محترم قائد صاحب، صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔

اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات کی تقریب محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائمقام امیر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تینوں دن خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوتے رہے۔ اختتامی اجلاس میں قائد صاحب نے جملہ حاضرین اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ رات کو ۹ بجے ایک دلچسپ مشاعرہ بھی ہوا۔ ۱۷ ار ستمبر کو صبح ۸ بجے تمام خدام و اطفال کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے ناشتہ دیا گیا۔

ولادت

مکرم برادرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم نیپال کو اللہ تعالیٰ نے ۱ ار اکتوبر کو تین بچیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کی صحت و تندرستی درازی عمر اور صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

ریلوے ریزرویشن برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۴ء
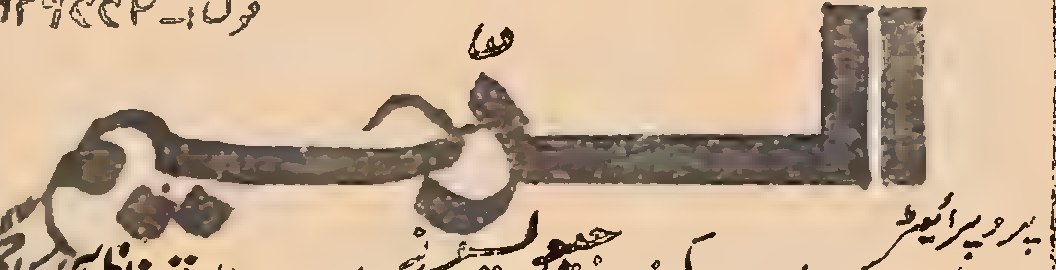
امسال بھی مہمانان کرام کی سہولت کے لئے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ ابھی سے مندرجہ ذیل کوائف صاف صاف الفاظ میں لکھ کر دفتر جلسہ سالانہ کو مطلع فرمادیں تاکہ اس کے مطابق جلد کارروائی کی جاسکے۔

(۱) تاریخ واپسی ریزرویشن (۲) ٹرین کا نام اور نمبر (۳) سٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانا مقصود ہو (۴) کس درجہ میں سفر کرنا ہے۔ مثلاً فرسٹ کلاس A.C + A.C سلیپر کلاس + فرسٹ کلاس + A.C تھری ٹائر سلیپر + A.C چیئر کار + سلیپر کلاس + سیکنڈ کلاس۔ (۵) سفر کنندگان کے نام عمر جنس (مرد یا عورت) وغیرہ۔

مندرجہ بالا کوائف کے ساتھ ٹکٹ و ریزرویشن کے اخراجات کے لئے رقم بذریعہ M.O یا بنک ڈرافٹ ا S.B یا P.N.B یا F.S.B قادیان بنام "صدر انجمن احمدیہ" بناکر دفتر محاسب کو تفصیل کے ساتھ بھجوادیں نیز اس ڈرافٹ کی فوٹو کاپی مع تفصیلی کوائف سے دفتر جلسہ سالانہ کو بھی مطلع فرمادیں تاکہ بروقت ریزرویشن کروانے میں آسانی ہو۔

آج کل تقریباً تمام بڑے بڑے شہروں میں بذریعہ کمپیوٹر بہت آسانی سے واپسی ریزرویشن بھی ہوجاتی ہے۔ اس سہولت سے بھی احباب کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جن جماعتوں میں اس کی سہولت نہیں ہے ان کی طرف سے مندرجہ بالا کوائف آنے کی صورت میں واپسی ریزرویشن کا انتظام کردیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

امتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

نظارت دعوت و تبلیغ قادیان نے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے سال رواں کے مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "کشتی نوح" بطور نصاب مقرر کی ہے۔ جس کا امتحانی مورخہ ۱۱/۱۲/۹۴ء بروز اتوار ہوگا۔

مبلغین و معلمین اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کی اس امتحان میں شرکت کرنے کے لئے سعی کریں۔ اور ان کے اسماء مع ولدیت نظارت میں بھجوادیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم مقتدر صاحب کتور آف اڈگی مورخہ ۹۴-۸-۱ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ نے ۱۹۶۲ء میں بیعت کی۔ بیعت کرنے کے بعد شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ جس کی وجہ سے ۱۹۶۳ء میں ہجرت کرکے ساونت واڑی چلے گئے۔ موصوف کو مخالفین نے شدید قسم کی تکالیف دیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ تبلیغ میں شب و روز مصروف رہتے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند سلسلہ کے فدائی تھے اور موصی تھے۔ تمام احباب جماعت سے والد صاحب کی مغفرت اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
(خواجہ ابراہیم کتور اڈگی کرناٹک)

اِدارِیہ — بقیہ صفحہ (۲)

دفتر دوم مجلس خدام الاحمدیہ، دفتر سوم لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمایا ہے۔ نیز اطفال کی عمر سے چھوٹے بچے اور بچیاں لجنہ کے سپرد فرمائے اور سنئے مبائعین اپنی عمر کے لحاظ سے اپنی تنظیم کے تحت فرمائے۔ حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں انفرادی طور پر اپنے دفتر میں شریک ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی تنظیم سے متعلقہ دفتر کے افراد کو تحریک جدید کے اغراض و مقاصد پورا کرنے کے لئے توجہ دلانا ہم سب کا فرض بن جاتا ہے۔ اس وقت ہندوستان کے تحت نیپال۔ مالدیپ۔ بھوٹان اور سری لنکا میں مجموعی طور پر تیس ۳۰ مبلغین و معلمین تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اور ۱۹۸۵ء کے بعد سے اب تک تین ہزار کے قریب نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ اور تیرہ ۱۳ نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ ۱۹ طلباء تحریک جدید کے تحت دینی و دنیوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ ۱۵ طلباء تعلیم حاصل کرکے میدانِ تبلیغ میں سرگرمِ عمل ہیں۔ نیز نیپال میں احمدیہ پبلک سکول و احمدیہ ڈسپنسری دن رات خدمتِ خلق کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ مختلف مقامات پر سکول۔ مساجد اور مشن ہاؤسز زیر تعمیر ہیں۔ جبکہ ہندوستان میں چندہ دہندگانِ تحریک جدید کی تعداد تیرہ ۱۳ ہزار کے قریب اور سالانہ بجٹ گیارہ لاکھ ہے۔

آخر پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بانیٔ تحریکِ جدید کے الفاظ پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اسی کام میں لگادیں۔ تحریکِ جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت، سینما سے بچنے کی نصیحت اور سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اس لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا، جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو۔ اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتی جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ بن جائے۔" (خطبہ جمعہ ۲۷ رنومبر ۱۹۴۲ء)

"یاد رکھو! یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دُور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا۔ اور دُنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

پس اس تاریخی دَور میں جبکہ ہر لحاظ سے جماعت ترقی کر رہی ہے لاکھوں کی تعداد میں افراد شامل ہو رہے ہیں تربیتی تقاضے دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہم سب کو بالخصوص احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو اپنے وعدوں پر نظرِ ثانی کرنی چاہیئے۔ اگر کسی صاحب کا بقایا ہے تو جلد از جلد بے باق کرکے پہلے سے بڑھ کر وعدہ جات لکھائیں اور اس کی ادائیگی بھی کریں۔

ایک موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ — "ہندوستان کی جماعتیں اس دورِ ابتلاء میں دُنیا بھر کی باقی جماعتوں سے بہت پیچھے رہ گئی ہیں۔ اور دیگر ممالک کی طرح مالی قربانی کے میدان میں جوش و جذبہ کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہیں..... نیز فرمایا — "دنیا کے تمام ممالک میں تحریکِ جدید کا چندہ پچھلے ایک دو سالوں میں پہلے سے پانچ چھ گُنا ہوگیا ہے پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہندوستان میں اس چندہ میں اس قسم کا اضافہ نہ ہو۔" —— پس چندہ تحریکِ جدید میں نمایاں اضافہ کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنڈن جلسہ سالانہ ۱۹۹۴ء میں شرکت کرنے والے اسیرانِ راہِ مولیٰ کو شرفِ معانقہ عطا فرما رہے ہیں۔
نام علی الترتیب اُوپر سے (۱) مکرم رانا نعیم الدین صاحب (۲) مکرم محمد صادق رفیق طاہر صاحب (۳) مکرم عبد القدیر صاحب (۴) مکرم نثار احمد صاحب۔

تحریکِ جدید کے ذریعہ

نیپال میں جماعتِ احمدیہ کا نفوذ

مظفر احمد ظفر مبلغ تحریکِ جدید

ملک نیپال دنیا کا واحد ہندو ملک ہے۔ اس کی آبادی تقریباً دو کروڑ ہے۔ دو عظیم طاقتوں چین اور ہندوستان کے درمیان ہمالیہ پہاڑ اور اس کی خوبصورت سرسبز و شاداب وادیاں عجیب نظارہ پیش کرتی ہیں۔ نیپال پیس زون کہلاتا ہے۔ یہاں تقریباً سو سال پہلے رانا خاندان کی حکومت تھی جو جبری اور ظالم حکومت کہلاتی تھی۔ اس حکومت میں مسلمانوں کی حالت خستہ تھی۔ پورے نیپال میں مسلمان اچھوت تصور کئے جاتے تھے۔ اس ظالم حکومت کے خاتمہ کے بعد شاہ خاندان کی حکومت قائم ہوئی۔ شاہ خاندان کے بادشاہوں کے نام کے ساتھ شری پانچ کا لقب لگایا جاتا ہے۔ شاہ خاندان کی حکومت عدل و انصاف پر قائم ہے۔ ملک میں اس خاندان کی حکومت کے قیام کے بعد مسلمان بھی ملک کے معزز شہری کہلانے لگے۔ مسلمانوں کے ساتھ اچھوتوں والا سلوک بند کر دیا گیا۔ مذہبی طور پر نیپال میں تین بڑے مذاہب پائے جاتے ہیں۔ سناتن دھرم۔ بودھ دھرم اور اسلام۔ تعداد کے لحاظ سے ہندو مذہب اکثریت میں ہے۔ دوسرے نمبر پر بودھ دھرم اور مسلمان تیسرے نمبر پر ہیں۔ ہر مذہب والے کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اپنے اصول کے مطابق ہر مذہب کا پیرو اپنے مذہب کی تبلیغ کا پورا حق رکھتا ہے۔ البتہ ملک کی راجدھانی یعنی کاٹھمنڈو میں یہ پابندی عائد ہے کہ کسی بھی عبادت گاہ خواہ مندر ہو یا مسجد اس کی آواز کمپاؤنڈ سے باہر نہیں جانی چاہیئے۔!

قومیت کے لحاظ سے نیپال چار حصوں میں منقسم ہے۔ پنو اور پرانے جنگلی لوگ۔ گورکھے جو پہاڑوں میں رہتے ہیں۔ تھارو میدانی علاقے کے جنگلوں میں بسنے والے لوگ اور مدھیشی جو نیپال کے تمام میدانی علاقے میں کثرت سے آباد ہیں۔ مدھیشی لوگ ہندوستانی نژاد کہلاتے ہیں۔ دراصل وسطِ ایشیا میں بسنے والے لوگ مدھیشی کہلاتے ہیں۔

نیپال کی قومی زبان نیپالی ہے جس کا رسم الخط سنسکرت الفاظ میں ہے۔ اس کے علاوہ چار مقامی زبانیں عام طور پر بولی جاتی ہیں۔ نیواری۔ میتھلی۔ بھوجپوری اور ہندی۔

۱۹۵۸ء میں اس وقت کے وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید مکرم چودھری عبدالقدیر صاحب مرحوم کے زمانہ میں نیپال کا پہلا تبلیغی سروے کیا گیا۔ یہ تبلیغی سروے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور مکرم ماسٹر بشرق علی صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کلکتہ نے کیا تھا۔

اس تبلیغی سروے کی رپورٹ کے بعد ۱۹۸۵ء میں ہی تحریکِ جدید کی طرف سے مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب کو بطور مبلغ نیپال بھجوایا گیا۔ موصوف نے ملک کی راجدھانی کاٹھمنڈو کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا۔ کاٹھمنڈو میں کسی طرح کامیابی نہ ملنے پر ملک کے بارڈر علاقہ دھنگڑھی میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور اور عبدالوقار خان صاحب معلّم کو بھجوایا گیا۔ ایک باقاعدہ تبلیغی وفد جس میں مکرم مولوی محمد فضل اللہ صاحب اور مکرم قاری نواب احمد صاحب اور ان کی اہلیہ شامل تھیں دھنگڑھی پہنچا۔ مکرم چودھری منظور احمد صاحب گجراتی سابق وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید دھنگڑھی تبلیغی وفد میں شامل تھے۔ یہ ۱۹۸۷ء کی بات ہے۔ اس تبلیغی وفد کو کافی مشکلات اٹھانی پڑیں۔

فروری ۱۹۸۸ء میں دفتر تحریکِ جدید نے خاکسار کو نیپال کے دورہ پر بھجوایا۔ خاکسار نے علاقہ بیر گنج کا دورہ کر کے جائزہ رپورٹ دفتر کو پیش کی۔ چنانچہ آخر اگست ۱۹۸۸ء میں خاکسار کی قیادت میں ایک تبلیغی وفد جس میں مکرم مولوی سید مبشر احمد صاحب عامل مبلغ اور مکرم برہان الدین صاحب یادو معلّم شامل تھے بھجوایا گیا۔ خاکسار نے تبلیغی حالات کا جائزہ لینے کے بعد بیر گنج کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا۔ باقاعدہ کام شروع ہونے پر کامیابی کی کرنیں نظر آنے لگیں۔ اس موقع پر ایک ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ۲۱ اگست ۱۹۸۸ء کو خاکسار مع اپنے دو ساتھیوں کے کاٹھمنڈو ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے شدید زلزلہ آیا جس کی رپورٹ خاکسار نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کو بھجوائی۔ محترم موصوف نے دعائیہ جواب میں تحریر فرمایا کہ **"میں دعا کرتا ہوں آپ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ نیپال میں حقیقی زلزلہ کی کیفیت پیدا کر دے۔"** حضرت موصوف کا اشارہ نیپال میں عائد تبلیغی پابندیوں کی طرف تھا۔ محترم موصوف کی یہ بات صرف دو سال میں پوری ہو گئی۔ ملک میں جمہوریت آ گئی اور تبلیغ پر عائد پابندیاں اٹھائی گئیں۔

مئی ۱۹۹۱ء میں پہلا زیرِ تبلیغ وفد قادیان پہنچا۔ خدا کے فضل سے بہت نیک اثر لے کر یہ دوست قادیان سے واپس ہوئے۔ اور اپنے علاقہ میں باقاعدہ جماعتِ احمدیہ کی تبلیغ شروع کر دی۔ دسمبر ۱۹۹۱ء میں ۱۴ افراد پر مشتمل زیرِ تبلیغ احباب کا وفد جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرفِ ملاقات کے نتیجہ میں ان تمام دوستوں نے بیعت کر لی۔ اس وفد میں مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب بھی موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلیل صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر

(۱) نمازِ عید الفطر کے بعد احبابِ جماعت مسجد احمدیہ پرسونی نیپال میں مقامی مبلغ کے ہمراہ (۱۹۹۳ء)

(۲) احمدیہ پبلک سکول پرسونی نیپال میں وقارِ عمل کے بعد خدام و اطفال کا گروپ فوٹو۔

ارشاد فرمایا ڈاکٹر صاحب آپ نے بہت سے چراغ جلانے ہیں۔ چنانچہ قادیان سے واپسی کے بعد مکرم خلیل صاحب میں ایک تبلیغی جنون پیدا ہو گیا اور اس وقت ان کے ضلع پرسا میں دس مقامات پر باقاعدہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ احبابِ جماعت کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

اس وقت نیپال کے سات اضلاع میں جماعتِ احمدیہ باقاعدہ طور پر تعلیمی اور طبی خدمات انجام دے رہی ہے۔ سات مبلغ اور پندرہ معلّمین مختلف جگہوں پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ ضلع پرسا میں باقاعدہ گورنمنٹ نیپال سے منظور شدہ احمدیہ پبلک سکول اور احمدیہ ڈسپنسری جاری ہے۔

گورنمنٹ نیپال کی طرف سے جماعتِ احمدیہ نیپال کو احمدیہ سنگھ نیپال کے نام سے منظوری مل چکی ہے۔ اور نیپال کی "SOCIAL WELFARE SOCIETIES" میں باقاعدہ طور پر شامل کر کے سرٹیفکیٹ دے دیا گیا ہے۔ جماعت کی طرف سے کی جانے والی خدمات مخالفین کو برداشت نہیں ہو رہی ہیں اور ملاؤں کی طرف سے جماعت احمدیہ نیپال کی مخالفت کا ایک طوفان کھڑا کیا گیا ہے۔ لیکن اس مخالفت کے باوجود خدا کے فضل سے سات اضلاع میں جماعت کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ اس مخالفت میں سعودی عرب سے تائید یافتہ تنظیمیں سرگرمِ عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

احبابِ جماعت کے حوصلے بلند ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو سچے رنگ میں اسلام اور انسانیت کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

साप्ताहिक 'बद्र'

क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :
मुहम्मद नसीम ख़ान

हिन्दी भाग | वर्ष 1 | 27 अक्तूबर-3 नवम्बर 1994 | अंक 8-9

क़ुर्आन शरीफ़ का फ़र्मान :

"अल्लाह की राह में खर्च करना।"

जो लोग रात और दिन अपना धन (अल्लाह की राह में) छिप कर (भी) और खुले रुप में भी ख़र्च करते रहते हैं, उन के लिए उन के रब्ब के पास उनका प्रतिफल (सुरक्षित) है और न तो उन्हें कोई भय होगा और न वे चिन्तित होंगे।

(अल् बक़र ; 275)

हदीस शरीफ़

'दानी मनुष्य अल्लाह के निकट होता है'

(प्रवचन हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम)

"दानी मनुष्य अल्लाह के निकट होता है, जनता के निकट होता है तथा स्वर्ग के निकट होता है और नरक से दूर होता है। इसके उलट कंजूस मनुष्य अल्लाह से दूर होता है तथा जनता से दूर होता है और स्वर्ग से भी दूर होता है किन्तु नरक के निकट होता है। अज्ञानी दानी पुरुष भक्ति करने वाले कंजूस पुरुष से अल्लाह को ज़्यादा प्यारा है।

(क़ुशैरिया भाग-1 पृष्ठ-122)

मनुष्य का स्वर्ग उसके भीतर से ही निकलता है।

(हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहिब क़ादियानी, मसीह मौऊद अलैहिस्सलाम के पवित्र कथन)

"जैसे कोई बाग़ पानी के बिना जीवित नहीं रह सकता उसी प्रकार कोई ईमान सत्कर्मों के बिना ज़िंदा ईमान नहीं कहला सकता यदि ईमान हो और सत्कर्म न हों तो वह ईमान हेय है और यदि सत्कर्म हों और ईमान न हो तो वे कर्म आडम्बर मात्र हैं। इस्लामी स्वर्ग की यही वास्तविकता है कि वह इस संसार के ईमान और कर्म का एक प्रतिबिम्ब है। वह कोई नवीन वस्तु नहीं जो बाहर से आकर मनुष्य को मिलेगी, अपितु मनुष्य का स्वर्ग उसके भीतर से ही निकलता है तथा प्रत्येक का स्वर्ग उसी का ईमान और उसी के सत्कर्म हैं जिनका इसी संसार में आनन्दानुभव होने लगता है।

(इस्लामी उसूल की फ़िलासफ़ी-पृष्ठ-76)

विश्वव्यापी जमाअत अहमदिय्या का संक्षिप्त परिचय

जमाअत अहमदिय्या एक विश्वव्यापी इस्लामी सम्प्रदाय है जो गत सौ वर्षों से भी अधिक समय से अन्तर्राष्ट्रीय स्तर पर मानवता की सेवा करते हुए, विश्व के 143 देशों में फ़ैल चुकी है और लगभग डेढ़ करोड़ पवित्रात्मीय भक्तों को एक ही आध्यात्मिक नेतृत्व के अधीन करके, और समस्त शैतानी हमलों को अल्लाह की सहायता से परास्त करती हुई दिन दुगुनी रात चौगुनी उन्नति करती जा रही है।

एक नई ज़मीन और एक नए आसमान की रचना करने का महान उद्देश्य लेकर और समूचे विश्व की आध्यात्मिक और नैतिक उन्नति हेतु, समस्त भूमण्डल पर सत्य का राज करते हुए जमाअत अहमदिय्या सफलता और विजय के एक नए युग में प्रवेश कर चुकी है।

भारत के प्रांत पंजाब, ज़िला गुरदासपुर के एक अज्ञात गांव क़ादियान में जमाअत अहमदिय्या के संस्थापक हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहिब अलैहिस्लाम 1835 ई० में पैदा हुए। आपने यह दावा किया कि अन्तिम युग में प्रकट होने वाले जिस अवतार के सम्बन्ध में समस्त धर्मग्रन्थों में जो भविष्यवाणियां हैं, उनका परिपूरक मैं ही हूं। आपने दावा किया कि मैं मुसलमानों के लिए 'मसीह-व-महदी' मौऊद', इसाइयों के लिए 'यसू मसीह' बौद्धों के लिए 'मैत्रेय बुद्ध' और हिन्दुओं के लिए 'कल्कि अवतार' और कृष्ण हूं।

जमाअत अहमदिय्या की स्थापना का उद्देश्य तौहीद (एकेश्वरवाद) की विजय, समस्त धर्मों, जातियों और सम्प्रदायों के लोगों में परस्पर एकता और भ्रातृ-भाव स्थापित करना और विश्व में एक नई सभ्यता और संस्कृति का निर्माण करना है। इस महान उद्देश्य की पूर्ति के लिए संसार के कोने-कोने में जमाअत अहमदिय्या के प्रचारक प्रयत्नशील हैं।

अल्लाह अपने 'इल्हाम' (ईशवाणी) द्वारा हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहिब क़ादियानी अलैहिस्लाम को सूचना दी कि :

"संसार में एक चेतावनी देने वाला आया परन्तु संसार ने उसे स्वीकार नहीं किया। किन्तु ख़ुदा उसे स्वीकार करेगा और बड़े ज़ोरदार हमलों से उसकी सच्चाई को स्पष्ट कर देगा।"

इसी प्रकार अल्लाह ने आपको यह शुभ सूचना भी दी कि :

"मैं तेरी तब्लीग़ (प्रचार को ज़मीन के किनारों तक पहुंचाऊंगा। मैं तुझे बरकत (वरदान) पर बरकत दूंगा यहां तक कि बादशाह तेरे कपड़ों से बरकत ढूंढेंगे।"

अल्लाह के इन वायदों के अनुसार पांचों महाद्वीपों में आपके अनुयायी एक कुशल नेतृत्व के अधीन योजनाबद्ध ढंग से सत्य का प्रचार कर रहे हैं।

विशेष मान्यताएं :

1) धर्म के नाम पर शस्त्र उठाना इस युग में वर्जित है। इस समय 'ज़िहाद' प्रचार और प्रसार से होगा न कि तलवार से।

2) हज़रत यसू मसीह अलैहिस्सलाम की सूली पर मृत्यु नहीं हुई थी। [illegible] इस अभिशप्त मृत्यु से बच कर आप ईरान और अफ़गा-★

★निस्तान से होते हुए कश्मीर आ गए और अपने मिशन के प्रचार के उपरान्त यहीं प्रलोक सिधार गए। आपकी क़ब्र श्रीनगर के मोहल्ला ख़ानियार में मौजूद है।

3) श्री कृष्ण जी और महात्मा बुद्ध ख़ुदा के सच्चे पैग़म्बर थे। हर जाति में ख़ुदा की तरफ़ से अवतार और पैग़म्बर आते रहे हैं। इन सभी धर्म प्रवर्तकों का समुचित आदर और सत्कार करना प्रत्येक मनुष्य का कर्त्तव्य है। यही इस्लाम की शिक्षा है।

4) हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अल्लाह की ओर से अन्तिम शरीअत (धर्म विधान) लाने वाले अवतार हैं। आप सभी अवतारों में शिरोमणि और 'ख़ातमुन्नबीय्यीन' है।

5) अरबी भाषा अन्य सभी भाषाओं की जननी और [illegible] है।

6) हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पश्चात ईश्वरीय वार्ता का सिलसिला बंद नहीं हुआ। ईश्वर अपने मौजूद होने का सबूत देने के लिए और मानव के साथ अपने शाश्वत सम्बंध को दर्शाने के लिए अब भी अपने प्रियजनों से वार्तालाप करता है और इल्हाम का यह सिलसिला क़यामत तक जारी है और ख़ुदा से वार्तालाप का यह सौभाग्य हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के मार्ग दर्शन पर चलने से ही प्राप्त हो सकता है।

7) हज़रत बाबा नानक साहिब परमात्मा के उन महान और पवित्र भक्तों में से थे जिनको परमात्मा की विशेष अनुग्रह और अनुकम्पा का प्रसाद उपलब्ध होता है। आप हिन्दुओं और मुसलमानों में मैत्री भाव, शान्ति और सद्भाव प्रतिष्ठापित करने आए थे।

जमाअत अहमदिय्या की विशेषताएं :

1) संसार में केवल जमाअत अहमदिय्या ही वह संस्था है जिसमें ख़िलाफ़त की प्रणाली स्थापित है। जमाअत के संस्थापक हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहिब क़ादियानी अलैहिस्सलाम के स्वर्गवास के पश्चात आपके ख़लीफ़ा (उत्तराधिकारी) जमाअत का नेतृत्व करते आ रहे हैं।

2) विश्व भर के सारे अहमदी ख़िलाफ़त के अध्यात्मिक नेतृत्व के अन्तर्गत शरीर के अंगों की भांति संगठित और संयुक्त हैं।

3) जमाअत अहमदिय्या अन्तर्राष्ट्रीय स्तर पर इस्लाम धर्म का प्रचार कर रही है। लगभग सभी देशों में इस्लाम के प्रचार केन्द्र स्थापित हैं। क़ादियान (भारत) और रब्वह (पाकिस्तान) और अफ्रीका के धर्म-शिक्षा केन्द्रों से प्रचारक ज्ञान की ज्योति प्राप्त करके सारे विश्व में फैल रहे हैं।

4) धार्मिक सहिष्णुता और मानवीय भ्रातृ-भाव जागृत करने के लिए जमाअत अहमदिय्या प्रतिवर्ष सर्वधर्म सम्मेलन और हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पावन जीवन-चरित्र पर अधिवेशन आयोजित करती है।

5) जमाअत अहमदिय्या ने इस्लामी शिक्षाओं के अनुरुप एक अर्थ-व्यवस्था स्थापित की है। अनिवार्य और ऐच्छिक चन्दों पर आधारित यह विभाग दिन प्रतिदिन सुदृढ़ होता जा रहा है। एक मज़बूत बैतुलमाल (आर्थिक विभाग) जमाअत अहमदिय्या के ख़लीफ़ा के निरीक्षण में काम कर रहा है।

6) जमाअत अहमदिय्या में प्रत्येक वर्ग के आध्यात्मिक तथा नैतिक विकास, हेतु, युवकों के लिए मजलिस ख़ुद्दाम-उल-अहमदिय्या वृद्धों के लिए 'मजलिस अन्सारुल्लाह', बच्चों के लिए 'मजलिस अतफ़ाल-उल-अहमदिय्या, महिलायों के लिए 'लजना इमाइल्लाह' और बालिकाओं के लिए 'नासिरात-उल-अहमदिय्या' नामक उप-संस्थाएं काम कर रही हैं।

7) जमाअत के छोटे-मोटे झगड़ों को निपटाने के लिए जमाअत अहमदिय्या में एक विभाग स्थापित है, जिसके द्वारा उनके अधिकारों की रक्षा की जाती है। फैसलों से सम्बन्धित आख़री निर्णय जमाअत अहमदिय्या के ख़लीफ़ा का होता है। ★

तहरीक जदीद

जैसा कि आप सब को ज्ञात है कि तहरीक जदीद के नव वर्ष का आरम्भ 1 नवम्बर से हो चुका है। अतः अब सबसे निवेदन है कि अपने पिछले साल के चन्दे शत प्रतिशत अदा कर दें।

तहरीक जदीद एक इलाही तहरीक है जिसकी बुनियाद हज़रत मिर्ज़ा बशीरुद्दीन महमूद अहमद साहिब, द्वितीय ख़लीफ़ा ने 1934 ई० में रखी। यह इस्लाम धर्म की अन्तर्राष्ट्रीय विजय के लिए एक संघर्ष है और इसमें जो लोग अपना योगदान डालेंगे उनके लिए सतत् पुण्य कमाने का एक साधन है जो मरणोपरान्त भी उन्हें पहुंचता रहेगा। अतः इस तहरीक में शामिल होना हर अहमदी का कर्त्तव्य है। हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब, इमाम जमाअत अहमदिय्या ने अपने ख़ुतबा दिनांक 5 नवम्बर, 1993 में जमाअत अहमदिय्या के उप-संस्थाओं (मजलिस अन्सारुल्लाह, ख़ुद्दामुल अहमदिय्या, लजना इमाइल्लाह) पर यह ज़िम्मेदारी डाली है कि वे जमाअत के प्रत्येक वर्ग के लोगों को इस तहरीक में शामिल करें। इसी प्रकार जमाअत अहमदिय्या में प्रवेश होने वाले नए लोगों को भी इस में शामिल किया जाए।

★8) विश्व की विभिन्न भाषाओं में इस्लामी साहित्य के प्रकाशन के लिए भी जमाअत में एक अलग विभाग कार्यरत है। आधुनिक छापेखानों में लगभग एक सौ से अधिक भाषाओं में लिट्रेचर प्रकाशित करके दुनिया के कोने-कोने में फैलाया जाता है। पवित्र क़ुर्आन के अनुवाद का एक सौ भाषाओं में प्रकाशन करने की योजना भी इसके अन्तर्गत आती है अब तक 52 भाषाओं में पवित्र क़ुर्आन का अनुवाद प्रकाशित किया जा चुका है।

9) अफ्रीका और विश्व के अन्य गरीब देशों में जमाअत ने बहुत से स्कूल और हस्पताल स्थापित किए हैं जिनके द्वारा निम्न वर्ग के लोगों को उपर उठाने का शुभ कार्य सम्पन्न हो रहा है।

10) जमाअत अहमदिय्या धार्मिक कट्टरवाद और साम्प्रदायिकता का घोर विरोध करती है।

जमाअत अहमदिय्या विश्व के कोने-कोने में फैली हुई है और हर देश में वहां की सरकार के साथ पूरी वफ़ादारी से रहती है। किसी भी देश में किसी प्रकार का संवैधानिक उल्लंघन नहीं करती।

हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम के पवित्र कथन 'हुब्बुल वतने मिनल ईमाने' अर्थात अपने देश से प्रेम करना ईमान का हिस्सा है, का पालन करते हुए समकालीन सरकार के साथ पूरी निष्ठा, वफ़ादारी और आज्ञाकारिता के साथ रहना जमाअत अहमदिय्या का विशिष्ट सिद्धांत हैं।

जमाअत अहमदिय्या का आधारभूत उद्देश्य लोगों को अल्लाह की ओर बुलाना है। जमाअत अहमदिय्या के ख़लीफ़ाओं ने जीवन का जो लक्ष्य हमारे सम्मुख प्रस्तुत किया वह यह है :

"मुहब्बत सब के लिए, नफ़रत किसी से नहीं"

इस प्रकार जमाअत अहमदिय्या समस्त भूमण्डल पर 'मानवता अमर रहे' का जयघोष करती हुई उन्नति के पथ पर निरंतर अग्रसर है।

प्रिन्टर व पब्लिशर मुनीर अहमद हाफ़िज़ाबादी